ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد 25 | جمعۃ المبارک 23؍نومبر 2018ء | 14؍ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 23؍نبوت 1397 ہجری شمسی | شمارہ 47

گمراہی سے بچنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے :

’’اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مَیں گمراہ ہوجاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا مَیں جہالت کروں یا میرے ساتھ جہالت کی جائے۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب مایقول الرجل اذا خرج من بیتہ۔ حدیث نمبر 4430)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مَیں اِن ایام میں دیکھتا ہوں کہ معززین میں سے بعض علماء نے میری طرف رجوع کیا...وہ سعادت مندوں کی طرح میرے پاس آئے اور اس ہدایت پاجانے پر میں نے انہیں کلمۂ تحسین کہا اور ان کے ربّ نے سراب کی چمک سے راستی کے چشمہ کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی۔

(گزشتہ سے پیوستہ) ’’تعجب کی بات یہ ہے کہ اس قدر رُسوائی، ذلّت، پردہ دَری اور نَکبت کے باوجود بھی انہوں نے توبہ اور انکسار کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ ہی ابرار واخیار کا طریق اختیار کیا اور نہ دلِ ماؤف درست ہوئے، نہ صفوں میں انتشار پیدا ہوا، اور نہ ہی وہ نادم ہوکر حق کی طرف دوڑ کر آئے بلکہ انہوں نے اپنا رُخ مجھ سے پھیر لیا اور تُرش روئی اور بے التفاتی کا اظہار کیا اور وہ شرّ میں تیزی سے بڑھ رہے تھے اور میں نے انہیں ان کے بخل کی زنجیروں میں قیدی کی طرح جکڑے ہوئے پایا اور انہیں میں نے جو بھی نصیحت کی اس کے اثر انداز ہونے سے مایوس ہی ہوکر لوٹا تا آنکہ مجھے بندروں اور سؤروں کا قصہ یاد آیا اور جب میں نے بینا لوگوں کو اندھوں کی طرح پایا تو میری آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اس کے باوجود بھی میں مایوس نہیں۔ تقدیر نے ان کی پردہ دری کرنے اور ان کی بدکاریوں کی انہیں سزا دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ ان لوگوں نے صادقوں سے دشمنی کی اور تائید یافتہ لوگوں کو تکالیف پہنچائیں۔ سنجیدگی کو عبث اور حق کو باطل جانا اور وہ اعراض کرنے والے ہی تھے۔ کئی سالوں سے مَیں انہیں جھگڑوں اور بکھیڑوں میں پڑے دیکھ رہا ہوں اور میں نے ان میں توبہ کرنے والوں کا کوئی نشان نہیں پایا۔ اس لئے میں نے ارادہ کرلیا کہ میں انہیں چھوڑ دوں اور (ان کو) خطاب کرنے سے اعراض کروں اور ان کے ذکر کی صف اس طرح لپیٹ دوں جس طرح بہی کے کھاتوں کو سمیٹا جاتا ہے اور نیک لوگوں کی طرف توجہ کروں۔ اور اگر کوئی ایسی چیز مجھے میسر ہوتی جو انہیں حق وصواب کی طرف متوجہ کرنے والی ہوتی تو میں ضرور کر گزرتا لیکن اس بارہ میں مجھے کوئی تدبیر نظر نہیں آئی۔ میں نے جب بھی انہیں دعوتِ حق دی تو وہ لڑھکتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔ اور جب بھی میں نے انہیں آگے کی طرف کھینچا وہ قہقہے لگاتے ہوئے پچھلے قدموں پر چلنے لگے۔ البتہ میں ان ایام میں دیکھتا ہوں کہ معززین میں سے بعض علماء نے میری طرف رجوع کیا اور ان کی دشمنی کی گرہیں کھل گئیں اور کسی قدر اندھیرے چھٹ گئے اور انہوں نے دشمنوں کی گندی باتوں سے بیزاری ظاہر کی اور سخت تاریک رات میں سفر کرنے نے انہیں دہشت زدہ کر دیا۔ اور وہ سعادت مندوں کی طرح میرے پاس آئے اور اس ہدایت پاجانے پر میں نے انہیں کلمۂ تحسین کہا اور ان کے ربّ نے سراب کی چمک سے راستی کے چشمہ کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی۔ پس وہ اخلاص کے ساتھ میرے پاس آئے اور انہوں نے جامِ یقین سے نوش کیا اور وہ آب مصفّٰی سے سیراب کئے گئے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی ہدایت کامل فرمائے گا اور انہیں عارفوں میں سے بنائے گا۔ اور اسی طرح میں اس کتاب کے ناظرین کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور جو کوئی بھی روحانی نشأت میں بلوغ کو پہنچے گا تو وہ ربّانی تَفَضُّلات کے نتیجہ میں میری دعوت کو قبول کرے گا۔ میں نے ہر اس شخص کے لئے جو میری نصائح پر کان دھرتا ہے اپنے ان کلمات کو ترتیب دیا ہے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ نصیحتیں کس کی کشش کا باعث ہوں گی اور وہی جانتا ہے کہ کون سا ان کا طالب ہے۔ کوئی نفس اپنی فطرت کو پھلانگ نہیں سکتا اور نہ کوئی طبیعت اپنے طریق کو ترک کرسکتی ہے اور ہدایت پانے والے ہی ہدایت پائیں گے۔‘‘

(سِرُّ الخلافۃ مع اردو ترجمہ صفحہ 17 تا 20۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)... ... ...

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

روز مرّہ معمولات کے علاوہ مورخہ 8؍ تا 15؍ نومبر 2018ء کے دوران حضرت امیرالمومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی ایک جھلک درج ذیل ہے :

❁...**8؍نومبر بروز جمعرات**: (مسجد فضل، لندن) رائل نیوی کے ریئر ایڈمرل مائیک باتھ (Mike Bath) ہمراہ سینئر افسران دوپہر ایک بجے مسجد فضل لندن کے وزٹ کے لئے تشریف لائے۔ اس دوران انہیں حضور انور ایدہ اللہ سے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

☆...**9؍نومبر بروز جمعۃ المبارک** (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضورِ انور نے تحریکِ جدید کے پچاسیویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

❁...**13؍نومبر بروز منگل**: حضورِ انور نے مسجد فضل میں نمازِ ظہر سے قبل مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب (نیو مالڈن یو کے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات کر کے اُن کی دلجوئی فرمائی۔ نیز 7 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

❁...**14؍نومبر بروز بدھ**: حضورِ انور نے مسجد فضل میں نمازِ ظہر سے قبل مکرمہ سیّدہ شائستہ قمر صاحبہ (برمنگھم) اور مکرم منیر الحق انور احمد صاحب (ومبلڈن) ابن مکرم مولانا نور الحق انور صاحب مرحوم (سابق مبلغ سلسلہ) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور دونوں مرحومین کے پسماندگان کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ نیز 7 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

❁...**15؍نومبر بروز جمعرات**: حضورِ انور نے مسجد فضل

(بقیہ صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁...خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍نومبر 2018ء ❁...حضورِ انور کا دورۂ امریکہ، اکتوبر، نومبر 2018ء ❁...حضورِ انور کا دورۂ بیلجئم، ستمبر 2018ء ❁...اسماء النبی ﷺ فی القرآن ❁...یارانِ تیز گام ❁...زندگی اس کے نام کر بیٹھے (غزل) ❁...رپورٹ جلسہ سالانہ برازیل 2018ء، ❁...نمازِ جنازہ حاضر وغائب، الفضل ڈائجسٹ، شیڈیول ایم ٹی اے ودیگر

...☆...☆...☆...

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی و بیلجئم ستمبر 2018ء

☆... ’’ہم ہر جگہ ہی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ آپ کے لیڈر اور آپ کے مُلاں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم بحیثیت مسلمان ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس انتہاپسندی کو ختم کرنے کی کوشش کریں‘‘۔ ☆... ’’ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جس کی اللہ اور اس کے رسول اجازت دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں‘‘۔ ☆... ’’میں کسی کا مال نہیں لوٹ رہا، میں کہیں ڈاکہ نہیں ڈال رہا، میں حکومت کے خلاف بغاوت نہیں کر رہا، میں اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں۔ اس پر آپ مجھے کہتے ہیں کہ نہیں تمہیں تین سال کی قید ہے تو ٹھیک ہے میں برداشت کرلوں گا‘‘۔ ☆... ’’ہم قانون کے پابند ہیں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے جتنا کوئی بھی پابند نہیں‘‘۔ **(پریس کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات)**

☆...ہم نے یورپ میں دو بڑی جنگیں دیکھی ہیں مگر اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی اور جنگ ہمیں نہ دیکھنی پڑے۔ آپ کا پیغام اتنا مثالی ہے کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

☆...اس جلسہ سے میری روحانیت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ یہاں جلسہ کے ماحول اور لوگوں کے آپس میں میل ملاپ کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے یہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ **(شاملینِ جلسہ کے تأثرات)**

میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس، سوالات کے بصیرت افروز جوابات، تعلیمی میدانوں میں اعزاز پانے والے احمدی طلباء میں میڈلز کی تقسیم، جلسہ سالانہ بیلجئم کے اختتامی اجلاس سے معرکۃ الآراء خطاب، مخلصین کے ترانے اور دعائیہ نظمیں، فیملی ملاقاتیں اور تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

15؍ستمبر 2018ء بروز ہفتہ

(حصّہ دوم۔ آخری)

... ...

میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق ایک پریس کانفرنس رکھی گئی تھی۔ اس میں مختلف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان موجود تھے۔

پاکستانی ٹی وی چینل نیوز ون اور ایرانی ٹی وی سحر کے نمائندہ نے **سوال کیا کہ** یورپ کے اندر Islamophobia جس رفتار سے بڑھ رہا ہے کیا اس حوالہ سے یورپ میں کوئی متحدہ حکمت عملی اپنائی جا سکتی ہے؟ دوسرا سوال یہ کہ ہم تو اس پاکستان کو جانتے ہیں جس کی پہلی کیبینٹ میں سر ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ تھے۔ لیکن ابھی جو حالیہ دور میں صورتحال develop ہوئی ہے عاطف میاں کے حوالہ سے، تو اس سلسلہ میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاں تک Islamophobia کا تعلق ہے تو جماعت احمدیہ ہر پلیٹ فارم پر یہی کہتی ہے کہ جو بھی انتہاپسند کر رہے ہیں، وہ غلط کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ نہیں چاہتی بلکہ اس سے نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اس لئے ہر جگہ کوشش کرنی پڑتی ہے اور کوشش ہی ہے۔ اور پھر آپ کی جو مسجد ہے اور منبر ہے وہاں مولویوں اور ملّاؤں سے کہیں کہ تم لوگ کوشش کرو کہ جو تمہارے پاس آتے ہیں بجائے ان کو انتہاپسند بنانے کے ان کو اصل اسلام کی تعلیم دو اور ان کو بتاؤ کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی رب العالمین ہے جو اللہ تعالیٰ سب جہانوں کا ربّ ہے، سب فرقوں کا رب ہے، سب مذہبوں کا رب ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالمین کے لئے رحمت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رحمت ہی پھیلی، کافروں نے جب حملہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ خود سے کوئی جنگ نہیں کی۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، نہ خلفائے راشدین کے زمانے میں ایسی کوئی جنگ تھی جو خود شروع کی گئی ہو۔ دشمنوں نے مجبور کیا تو جنگ ہوئی۔

باقی جہاں تک آپ کا سوال ہے یا آپ کا مطلب ہے کہ ہم مدد کرنے کے لئے تیار ہیں تو ہم ہر جگہ ہی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ آپ کے لیڈر اور آپ کے مُلاں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم بحیثیت مسلمان ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس انتہاپسندی کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

دوسرا آپ کا سوال عاطف میاں اور ظفر اللہ خان صاحب کا، تو عمران خان صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں وہ پاکستان بنانا چاہتا ہوں اور اس میں وہ حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں جو مدینہ کی حکومت تھی تو مدینہ کا میثاق کیا تھا؟ اس میں تو یہودی بھی شامل تھے۔ دوسرے مذاہب بھی شامل تھے۔ یہودیوں کو ان کی شریعت کے مطابق deal کیا جاتا تھا اور مسلمانوں کو قرآن کریم کے مطابق۔ سب اکٹھے رہتے تھے۔ جب تک کہ دوسرے مذہبوں کی طرف سے بغاوت نہیں ہوگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک سے اچھا سلوک کیا اور اس کے بعد بھی اچھا سلوک کرتے رہے۔ تبھی تو مدینہ کے بہت سارے یہودی مسلمان بھی ہوئے۔ عمران خان صاحب نے نعرہ تو یہ لگایا لیکن جب عاطف میاں کا سوال آیا اور مُلاں کے پریشر کا سوال آیا تو ڈر گئے اور قائداعظم کی جو vision تھی اس کے الٹ چلنا شروع کر دیا۔ لیکن کم از کم یہ بات ہے کہ ان کے کچھ وزیر ایسے جرأت والے ہیں جنہوں نے ٹی وی پر بھی اور سوشل میڈیا پر کھل کر یہ بات کی کہ ہم عاطف میاں کو اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر نہیں بنا رہے بلکہ ایک اقتصادی advisor، ممبر بنا رہے ہیں۔ لیکن اس پر پیر صاحب نے ایک فتویٰ دے دیا کہ عاطف میاں کو ممبر بنانے کی وجہ سے عمران خان صاحب ان کی پارٹی کے سب ممبران، ان کی عاملہ اور وہ تمام لوگ جنہوں نے تحریک انصاف کو ووٹ دیا ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے۔ تو جب یہ سوچ بن جائے تو آپ خود ہی اندازہ کرلیں کیا ہو سکتا ہے۔

نمائندہ جنگ نیوز نے سوال کیا کہ آپ احمدیہ کمیونٹی کے مذہبی راہنما ہیں، دوسری طرف مسلمانوں کی اکثریت کے مذہبی راہنما بھی ہیں۔ ہمارے لئے یعنی عام آدمی کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ وہ کس کی بات پر یقین کریں۔ جہاں مذہب آجاتا ہے وہاں عموماً آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں۔ اس حوالہ سے میں جاننا چاہوں گا کہ سوسائٹی کے اندر ایک مسلسل ٹینشن ہے۔ کیا آپ اس حوالہ سے پارلیمنٹ کا بنایا ہوا جو قانون ہے اس سے اختلاف کرتے ہیں یا آپ کے پاس اس کے لئے کوئی لائحہ عمل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جس کی اللہ اور اس کے رسول اجازت دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ جو کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ مسلمان ہے۔ جب کافروں سے جنگ ہوئی تو ایک صحابی نے مخالف کو قتل کر دیا اور قتل ہونے سے پہلے اس نے کہہ دیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا؟ اور اس کو اتنی دفعہ کہا، اتنا غصے اور افسوس کا اظہار کیا کہ صحابی نے کہا کہ میرے دل نے کہا کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان ہی نہ ہوتا۔ اگر تو پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہمارا دل چیر کر دیکھ لیا ہے کہ ہم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے کہتے ہیں یا صرف زبان سے کہتے ہیں تو پھر ان کا مقام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہو گیا۔ اُن کو تو دل کی خبر نہیں تھی، اِن کو دل کی خبر ہوگئی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے ہر اُس قانون کی ہم پابندی کرتے ہیں جو ہمیں مذہب سے نہیں روکتا۔ میں اگر کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو پارلیمنٹ لاکھ کہے کہ تم مسلمان نہیں ہو تو مَیں سختیاں برداشت کرلوں گا لیکن میں مسلمان ہوں۔ ہاں پاکستان کے باقی قوانین کا جہاں تک تعلق ہے تو آپ دیکھ لیں گے، ہمارے احمدی قانون کے پابند ہیں اور قانون کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ تو جہاں مذہب کا معاملہ آگیا اس مذہب کو میں مانتا ہوں اس کا کسی کو نقصان نہیں ہو رہا۔ میں کسی کا مال نہیں لوٹ رہا، میں کہیں ڈاکہ نہیں ڈال رہا، میں حکومت کے خلاف بغاوت نہیں کر رہا، میں اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں۔ اس پر آپ مجھے کہتے ہیں کہ نہیں تمہیں تین سال کی قید ہے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورۂ بیلجئم کے دوران صحافیوں سے گفتگو فرما رہے ہیں

توٹھیک ہے میں برداشت کرلوں گا۔ انہی باتوں کی وجہ سے میں خود بھی جیل میں رہا ہوں، آپ نے پاکستان کی جیل کا حال پوچھنا ہے تو وہ بھی بتا سکتا ہوں۔ یہ تو ظالمانہ قانون ہے جس کو دنیا کا کوئی بھی sensible آدمی نہیں مانتا۔ اور جناح نے جو پاکستان کا تصور پیش کیا تھا اس میں مذہب کی آزادی تھی، ہر ایک مذہبی لحاظ سے آزاد تھا۔ جناح کی نظر میں یہ مذہب کی آزادی ہی تھی جو انہوں نے ایک عیسائی کو چیف جسٹس بنایا، جج بنایا، کمانڈران چیف یا شائد ائیر فورس کا سربراہ بھی عیسائی تھا، پھر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کو وزیر خارجہ بنایا۔ تو یہ ساری چیزیں اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ پاکستان مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت بنائی گئی تھی لیکن اسی طرح جس طرح مذہب کی آزادی کے ساتھ مدینہ کی حکومت بنی تھی۔

اگر آپ یہ کہیں کہ تم اپنے آپ کو اس لئے غیر مسلم کہہ دو کہ پارلیمنٹ کہتی ہے تو میں کیوں خود کو غیر مسلم کہہ دوں جبکہ میں اللہ اور اس کے رسول پر یقین کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی سورۃ النساء میں آیا ہے کہ 'جو تمہیں سلام کہتا ہے تم اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو'۔ تو یہ جب اللہ کے حکم سے ٹکرانے لگ جائیں اور رسول کے حکم سے ٹکرانے لگ جائیں تو پھر ہم نے وہاں سٹینڈ لینا ہے۔ ہاں باقی باتوں میں ہم قانون کے پابند ہیں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے جتنا کوئی بھی پابند نہیں۔ آپ آبادی کے لحاظ سے کسی بھی شہر کی ریشو نکال لیں اور وہاں انتظامیہ سے پوچھ لیں کہ احمدی زیادہ قانون کے پابند ہیں یا دوسرے لوگ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں انقلاب جو ہے وہ بھی اس وجہ سے ہے۔ مجھے گھانا کی پارلیمنٹ کے ایک دوست جو کہ احمدی ہیں کہنے لگے کہ ہماری آئی جی جیل خانہ کے ساتھ میٹنگ ہو رہی تھی۔ اور وہاں یہ سوال تھا کہ crime بڑھ رہا ہے۔ اور پھر یہ جائزہ لیا گیا کہ کس طبقے سے مجرم زیادہ ہیں تو پتا لگا کہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں احمدی ہوں اور میں تمہیں دعوے سے کہتا ہوں کہ احمدی مسلمان جرائم نہیں کرتے۔ تم اگلی میٹنگ میں جائزہ لے کر بتاؤ کہ مجرموں میں کوئی احمدی بھی شامل ہے۔ اگلی رپورٹ جب آئی تو پتہ چلا کہ باقی مسلمان تو ہیں لیکن کوئی بھی احمدی نہیں۔ انقلاب تو یہ ہے۔ اسلام کی صحیح تعلیم تو ہم پیش کر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ تم اپنا نام خالد نہ رکھو، تم یہ کہو کہ میں مسلمان نہیں ہوں، سلام نہ کہو۔ اگر کوئی عیسائی 'السلام علیکم' کہے تو کوئی حرج نہیں اور احمدی کہہ دے تو تین سال کی قید ہے۔ یہ قانون ہے؟ یہ تو مذاق ہے۔

ایک پاکستانی صحافی نے کہا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ میں ہر مظلوم کا ساتھی ہوں اور ہر ظالم کا مخالف ہوں۔ آپ کا جو نعرہ ہے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں تو اس میں تو سارے لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ: بہت اچھی بات ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مظلوم اور ظالم کی مدد کرو۔ اس پر صحابہؓ نے پوچھا کہ ظالم کی مدد کیسے کر سکتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسکی ظلم روکنے میں مدد کر سکتے ہو۔ اور مظلوم کے لئے تو واضح ہے کہ آپ اس کی کیسے مدد کر سکتے ہیں۔ تو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کا مطلب ہے جو ظالم ہیں، تم ان کے لئے دعا کرو کہ وہ خدا کی پکڑ سے بچے رہیں۔ یہ تمام انسانیت کے لئے محبت ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے محبت جو مظلوم ہیں یا عاجز ہیں یا امن پسند ہیں کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ وہ ظالموں سے بچے رہیں۔ تو محبت سب کے لئے کا یہ مطلب ہے۔ ورنہ آپ صحیح کہتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق میں بھی صحیح کہتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''ظالم کا ہاتھ روکو، اس کی مدد کرو، اس کے لئے دعا کرو۔ اگر تم ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو، زبان سے نہیں روک سکتے تو اس کے لئے دعا کرو۔ یہ اس کے لئے مدد ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر ایک سے ایک جیسا پیار نہیں ہو سکتا۔ پیار کے معیار بدل جاتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں'۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کو اللہ سے بھی پیار ہے؟ تو حضرت علی نے فرمایا کہ 'ہاں'۔ پھر پوچھا کہ یہ دو پیار کس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اس پر حضرت علی نے کہا کہ جب اللہ کے پیارے کا معاملہ آئے گا تو تمہارا پیار پیچھے ہو جائے گا۔ تو اسی طرح ظالم سے اس وقت تک پیار ہے جب تک مظلوم سامنے نہ ہو۔ جب مظلوم سامنے آ جائے گا تو اس سے پیار ہو گا اور ظالم سے ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو اللہ کی پکڑ سے بچاؤ۔

... ...

یہ پریس کانفرنس سوا آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر پریس کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

... ...

16/ستمبر 2018ء بروز اتوار

(حصہ اوّل)

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

جلسہ سالانہ بیلجیم کا اختتامی اجلاس

آج جماعت احمدیہ بیلجیم کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے اختتامی اجلاس کے لئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ پرجوش نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

پروگرام کے آغاز سے قبل دو مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا تھا۔

سب سے پہلے ممبر یورپین پارلیمنٹ Mrs. Lieve Wicrinck نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ یورپین کمیٹی برائے انڈسٹری، ریسرچ اینڈ انرجی کی ممبر بھی ہیں۔

موصوفہ نے کہا: مجھے بہت خوشی ہے کہ آج آپ کے پروگرام میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ میں نے آپ کی جماعت سے متعلق اپنی پارٹی کے ممبران سے سُن رکھا تھا۔ آپ کی طرف سے دعوت ملنے کے بعد میں نے مزید ریسرچ کی۔ آپ کی جماعت کو دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ اپنی انسانیت کے لئے محبت، خدمتِ خلق کے کاموں اور امن کے پیغام کے لئے جانے جاتے ہیں۔

آپ کی جماعت بیلجیم میں Integration میں بھی مثالی ہے اور نئے سال کے آغاز پر وقار عمل کے ذریعہ صفائی کر کے ایک منفرد پراجیکٹ کرتی ہے۔

میں بحیثیت یورپین پارلیمنٹ ممبر امن کی کوششوں میں مصروف ہوں۔ ہم نے یورپ میں دو بڑی جنگیں دیکھی ہیں مگر اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی اور جنگ ہمیں نہ دیکھنی پڑے۔

آپ کا پیغام اتنا مثالی ہے کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آخر پر دوبارہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ ہم امن کی کوششیں جاری رکھیں گے۔

بعد ازاں برسلز Brussels کے پولیس کمشنر، چیف پولیس آفیسر Chistane De Konick نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔ جس کی مجھے بڑی خوشی ہے۔

جب 22 مارچ 2016ء کو Maalbeek کے میٹرو اسٹیشن پر حملہ ہوا تھا تو میں اس وقت وہاں انچارج تھا۔ میں نے وہ دیکھا جو میں کبھی بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی دیکھے۔ لوگوں نے میرے پاؤں میں آ کر دم توڑا۔ مجھے مسلمانوں پر شدید غصّہ تھا کہ کوئی انسان مذہب کے نام پر کیسے دوسرے انسانوں کا قتل کر سکتا ہے۔ مگر آپ کی جماعت کو جان کر آپ لوگوں سے مل کر اور آج آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر میرا مسلمانوں کے متعلق نظریہ بدل گیا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ امن کی راہ دکھائی ہے۔ آپ کے ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ آپ کے جلسہ میں مجھے ایک مختلف اسلام دیکھنے کو ملا ہے۔ ایک ایسا اسلام جو امن پسند ہے۔ اس سے مجھے بہت اطمینان حاصل ہوا۔

بعد ازاں تین بجکر چالیس منٹ پر جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد مظہر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیم نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد احتشام ہاشمی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں مکرم وؤنی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللهِ وَالْعِرْفَانِ
يَسْعٰى إِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْآنِ

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈلز عطا فرمائے۔

حضور انور کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈز حاصل کئے۔

نام	کوالیفیکیشن
ملک جنید احمد صاحب ابن مکرم ملک بشارت محمود صاحب	A Levels in Sciences
محمد حامد صاحب ابن مکرم محمد رافع قریشی صاحب	Bachelorin ComputerSciences
عدیل احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب	Bachelor in International Business
عدیل الرحمان صاحب ابن مکرم مقصود الرحمان صاحب	Bachelor in Applied Informatics
تیمور احمد سعید صاحب ابن مکرم مسعود احمد سعید صاحب	Master of Business Administration
ڈاکٹر باجوہ نعمان احمد صاحب ابن مکرم باجوہ محمد بوٹا صاحب	Master in Medicine
سِکدر محمود صاحب ابن مکرم سِکدر ماہروف صاحب	Bachelorin ComputerSciences
طیب احمد بھٹی صاحب ابن مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب	A Levels Sciences
احمد شہزاد صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب	A Levels in Sciences and Mathematics
شاہ زین صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب	Bachelor in Civil Engineering
وحید احمد صاحب ابن مکرم واصف احمد بھٹی صاحب	A Levels in Sciences and Mathematics
مبین احمد گِل صاحب ابن مکرم چوہدری طاہر گِل صاحب	A Levels in Sciences and Mathematics
جازب احمد صاحب ابن مکرم ادریس احمد صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
محمد فیضان صاحب ابن مکرم محمد ارشاد صاحب	Bachelor of Law
لقمان کریم صاحب ابن مکرم کریم اللہ صاحب	A Level in Business Management
احمد احسان صاحب ابن مکرم نور الدین احمد صاحب	Master of Law
احتشام ہاشمی صاحب ابن مکرم رفیق ہاشمی صاحب	A Levels in Sciences& Mathematics
خرم شہزاد ملک صاحب ابن مکرم ملک محمد اطہر صاحب	Bachelor of Law
رانا طلحہ صاحب ابن مکرم رانا زبیر احمد صاحب	Bachelor in Business Management
ڈاکٹر ادریس صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب	Masters in Medical & Pharmaceutical Research
سلطان احمد بٹ صاحب ابن مکرم ہمایوں بٹ صاحب	Bachelor in Electronic Engineering

تمثیل احمد صاحب ابن مکرم فرخ احمد صاحب	A Levels in Greek & Mathematics
احمد ذیشان محی الدین صاحب ابن مکرم نورالدین احمد صاحب	Bachelor of Medicine
کرشن احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب	Bachelor of Technology Electronics and Telecom
بہزاد اقبال صاحب ابن مکرم پرویز اقبال صاحب	A Levels in Economy &Modern Languages
عمران سعید صاحب ابن مکرم محمد سعید صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
نبیل احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب	CertifiedInformation SystemsSecurity Professional
تسلیم احمد رضا صاحب ابن مکرم نعیم اے شاہین صاحب	Masters in Industrial Sciences
سرمد اکبر احمد صاحب ابن مکرم اکبر احمد صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
محمد بلال خان سکندر صاحب ابن مکرم مادا مے احسان سکندر صاحب	Master of Dental Sciences
انوش اقبال صاحب ابن مکرم محمد اقبال صاحب	A Levels in Informatics & Networking

تعلیمی ایوارڈز کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بیلجئم میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس ''مجلس Antwerpen'' کو عَلَمِ انعامی عطا فرمایا۔

بعد ازاں چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ بیلجئم سے

حضور انور کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

ہم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس زمانے میں جبکہ دنیا میں ہر طرف افراتفری کا عالم ہے، کسی کو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کس طرف جائیں، کس کو اپنا رہنما بنائیں، کیا کریں جن سے مشکلات دور ہوں؟ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی کے لئے، پوشیدہ راستہ دکھانے کے لئے، خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے، مخلوق کے حق ادا کرنے کے لئے اپنے جس فرستادے کو بھیجا اسے قبول کریں۔ پس اس قبولیت کا حق تبھی ادا ہوگا جب ہم اس رہنما سے رہنمائی حاصل کریں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں ورنہ اس قبولیت کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نے اپنی خودغرضیوں کی وجہ سے خود اپنے لئے مشکلات اور مصائب سہیڑے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی آفات کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کہیں طوفانوں نے انسانوں کی بربادی کے سامان کئے ہوئے ہیں تو کہیں قحط سالی نے انسانوں کو مصائب اور مشکلات میں گرفتار کیا ہوا ہے۔ جن سامانوں پر انسان کو بھروسہ تھا وہ تباہ ہو رہے ہیں۔ پس ایسے میں ایک مؤمن کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو بھیجا ہے جنہوں نے مختلف طریقوں سے، مختلف ذریعوں سے، مختلف الفاظ میں مختلف باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ یہ رہنمائی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر مشتمل ہے اگر ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں تو یہ ہمیں ہر قسم کی آفات سے بچانے اور ہماری زندگی کے سامان کرنے کے لئے ایک ایسا ذریعہ ہے جو ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والا ہے اور بہترین نتائج پیدا کرنے والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

اس وقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے مختلف مواقع پر اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمائے اور جماعت سے یہ توقع رکھی کہ وہ ان ارشادات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہو اور ان میں بڑے درد سے جماعت کو عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنے رہیں اور مصائب اور ابتلاؤں سے بچیں، ان مشکلات اور مصائب سے بچیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے آتی ہیں، حقیقی احمدی ہوں اور بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں، تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں تقویٰ پیدا کرنے کے لئے کتنا درد رکھتے تھے تا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں اور سچا مومن بنائیں اس بات کا اندازہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک مجلس میں فرمایا:

''کل یعنی 22/جون 1899ء بہت دفعہ خدا کی طرف الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔'' فرمایا ''اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔'' پھر فرمایا کہ ''میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔'' فرمایا کہ ''جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے، خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال نہیں ہوسکتی۔'' فرمایا ''تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار فرما دیا ہے۔'' فرمایا ''میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں دنیا کے ہم وغم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پروا نہ کروں۔''

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد حوالہ جات پیش کئے جن میں متقی کی علامات، بیعت کے تقاضوں، قول اور فعل میں مطابقت رکھنے، اخلاقی ترقی کے طریق، حکومتِ وقت کی اطاعت اور اس کے مقرر کردہ قوانین کی پابندی کا بیان تھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بات یاد رکھیں کہ تقویٰ دلوں میں پیدا ہو۔ ہم نے اپنے دلوں کو پاک کرنا ہے۔ دلوں کو پاک کر کے اپنے عملی نمونوں سے، اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے، اپنے گھروں کے ماحول کو پاک صاف رکھنا ہے۔ اپنے اخلاق کو اعلیٰ کرنا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچانے کی بجائے سہولت اور آسانیاں پہنچانے کے سامان کرنے ہیں اور ہر شخص تک اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے اور ہم سب اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی منشا کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم کبھی ان لوگوں میں شامل نہ ہوں یا ہماری طرف لوگ اس طرح اشارہ نہ کریں کہ احمدی ہو کر انہوں نے احمدیت کو بدنام کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نام کو بدنام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلنے والا بنائے رکھے اور ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے کی ہیں۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا :

ان کی ٹوٹل حاضری تین ہزار آٹھ سو اٹھہتر ہے اور 24 ملکوں کی یہاں نمائندگی ہے۔ ان ملکوں کی نمائندگی کی وجہ سے ان کی تعداد اتنی ہوگئی ہے۔ بیلجیئم کے لوگوں کی جو حاضری ہے وہ تقریباً سترہ سو پچھہتر ہے اور دو ہزار تین سو مہمان ہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں یہی ہوتا ہے کہ مہمان مقامی لوگوں سے بڑھ جاتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سب حاضرین کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہیں اور خیریت سے آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں لے کر جائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ کی زینت بنے گا۔ انشاء اللہ)

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

سب سے پہلے عرب احباب کے گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ یَا قلبی اذکر احمدا۔ عین الھدیٰ مفنی العدا ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔

بعد ازاں بنگالی احباب پر مشتمل گروپ نے اپنا ترانہ پیش کیا۔ اور پھر اطفال پر مشتمل گروپ نے اپنا پروگرام پیش کیا۔

بعد ازاں واقفین نو پر مشتمل گروپ نے ''لبیک یا امامنا لبیک سیدی'' ترانہ پیش کیا۔

آخر پر خدام کے گروپ نے خلافت سے عہد وفا کے حوالہ سے ایک نظم پیش کی اور اس کے بعد جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کرنے والے بیلجیئم کے طلباء نے ترانہ پڑھا اور پھر اس پروگرام کا اختتام حضرت مصلح موعودؓ کے نظم ''ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الااللہ'' سے کیا۔

جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق و محبت اور فدائیت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے احباب کو السلام علیکم کہا اور جلسہ گاہ سے باہر تشریف لے آئے۔

اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر لی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ڈاکٹر صاحب سے گفتگو فرمائی اور واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں موصوف نے مشن ہاؤس آ کر بھی شرف ملاقات پایا۔

....

جلسہ گاہ سے روانہ ہو کر چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور کی مشن ہاؤس بیت السلام آمد ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 22 فیملیز اور بارہ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر ملاقات کرنے والوں کی تعداد یکصد سے زائد تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت زیر تعلیم طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں بیلجیئم کی آٹھ جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ ملک فرنچ گیانا (French Guiana) سے ایک نومبائع خاتون Linda Dilaire صاحبہ نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کسی بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ میرے لئے پہلا موقعہ تھا۔

یہاں لجنہ نے میرا بہت خیال رکھا جس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہے مجھے جلسہ میں تقاریر سننے کا موقعہ ملا۔ ان تقاریر نے میرے ایمان کو مضبوط کیا۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ یہاں جلسہ کے ماحول اور لوگوں کے آپس میں میل ملاپ کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے یہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔

میرا ایک مقصد جلسہ میں شامل ہونے کا یہ بھی تھا کہ حضور انور کا دیدار کرتی اور مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا۔ میں نے حضور انور کا دیدار کیا اور شرف ملاقات پایا۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ میں نے بہت کچھ پایا اور انشاء اللہ آئندہ بھی جلسہ میں شامل ہوں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

☆...’’اللہ تعالیٰ نے بھی ادھار نہیں رکھا‘‘

☆...حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ماننے والا بڑی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بغیر کسی دنیاوی سبب کے اپنی راہ میں قربانی کی وجہ سے یہ برکت عطا فرمائی۔☆...مجھے یہ تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا انتظام کر دے گا لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے بھی گزرنے نہیں دے گا اور انتظام کر دے گا۔☆...پہلے میں اس قسم کے واقعات سنا کرتا تھا اور سوچتا تھا کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے لیکن اب مجھے خود تجربہ ہو گیا۔☆...ہمیں اس چھوٹے سے بچے کی اس ادا پر بڑا پیار آیا کہ چھوٹی سی عمر میں مالی قربانی کا کس قدر شوق ہے۔

☆...اس دفعہ میں اپنی جیب خرچ سے ادا نہیں کر سکا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کام کروں تاکہ جو رقم ملے اس سے چندہ ادا کروں۔

☆...یہی اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کے وعدوں پر یقین ہے جو دوسروں کو بھی اسلام کی سچائی کے متعلق سوچنے پر مجبور کر رہا ہے۔

تحریکِ جدید کے چوراسیویں سال (2017ء-2018ء) کے دوران

عالمگیر جماعت احمدیہ کو ایک کروڑ 27 لاکھ 93 ہزار پاؤنڈز سٹرلنگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

عالمی طور پر جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر اور اس کے بعد جرمنی، برطانیہ اور امریکہ رہے۔ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ، افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا، شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے افریقہ میں نائیجر جبکہ بڑی جماعتوں میں انڈونیشیا سرِ فہرست

مختلف پہلوؤں سے پاکستان، جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا کی مثالی قربانی کرنے والی جماعتوں کے جائزے

تحریکِ جدید کے پچاسیویں سال کے اعلان کے موقع پر دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد نبھانے والے

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلصین جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 رنومبر 2018ء بمطابق 09 رنبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (البقرۃ:262-263)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ (البقرۃ:266)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (البقرۃ:269)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔ (البقرۃ:273)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (البقرۃ:275)

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورۃ بقرۃ کی آیات ہیں جن میں مال کی قربانی کا ذکر ہے اور قربانیوں کے حوالے سے تقریباً ایک تسلسل میں ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں بیان فرمایا ہے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ

ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ ہر بالی میں سَو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرماتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشا کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کو ہدایت دینا تجھ پر فرض نہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا کبھی خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

پھر فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی چھپ کر بھی اور کھلے

عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

''میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ ... اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ ... چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام ونشان مٹا دیں جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشا کی تعمیل ہے۔''

فرمایا: ''یہ وعدے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔'' (ملفوظات جلد8 صفحہ 394-393۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جماعت عطا فرمائی جس نے آپ کی بات کو سنا اور لبیک کہا اور قربانیاں دیں۔ چنانچہ ان قربانیوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔''

(ملفوظات جلد8 صفحہ 25۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے افراد کو صرف آپ کی زندگی میں ہی قربانیوں اور اخلاص و وفا میں نہیں بڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آج سے تقریباً ایک سو تیس سال قبل جو جماعت قائم فرمائی تھی اس جماعت میں ایسے قربانی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا ہے اور عطا فرما رہا ہے جو دین کی خاطر، اپنی طاقت کے مطابق اور بسا اوقات اپنی استطاعت و طاقت سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اور ان معیاروں پر بھی پورا اتر رہے ہیں اور ان وعدوں سے بھی حصہ لے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائے ہیں۔ یہ معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم کردہ اس جماعت میں ہی نظر آتے ہیں جس کی چند مثالیں اس زمانے کی میں پیش کرتا ہوں۔ یہ واقعات دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے لوگوں کے ہیں جو اس عہد کو نبھا رہے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنا مال پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

چنانچہ پہلے کیمرون کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے معلم لکھتے ہیں کہ جب ہم ویسٹرن ریجن کی ایک جماعت مارتا میں چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں گئے تو وہاں کے چیف ساہام عثمان صاحب نے گاؤں کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہنے لگے کہ جماعت کے معلم صاحب چندہ تحریک جدید کے لئے آئے ہیں اور سب اس مالی قربانی میں حصہ لیں۔ چیف کہنے لگے کیونکہ آج سے دو سال قبل میں اکیلا یا بعض اوقات دو یا تین آدمی میرے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن جب سے اس گاؤں میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے اور ہم نے اس جماعت کو قبول کیا ہے تب سے ہماری مسجد نمازیوں سے بھرنے لگ گئی۔ اور بعض اوقات تو نمازیوں کو مسجد کے اندر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے باہر نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ وہ کہنے لگا یہ نمایاں تبدیلیاں صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے یہاں آنے سے آئی ہیں۔ اس لئے ہمیں جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔

یہ انقلاب جو احمدیت کے ذریعہ سے ان میں آ رہا ہے کہ عبادتوں میں بڑھ رہے ہیں اور مالی قربانیوں میں بھی بڑھ رہے ہیں یہ ایک عجیب انقلاب ہے۔ اور یہ ان سب پرانے احمدیوں کو بھی توجہ دلانے والا ہے جن کی توجہ عبادتوں کی طرف بھی کم ہے اور باوجود حالات اچھے ہونے کے مالی قربانیوں کی طرف بھی کم ہے۔

پھر کیمرون کے ایک معلم ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ کیمرون کے انتہائی شمال میں واقع جماعت ماڈیبو میں تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کے لئے گئے اور گھر گھر جا کر نومبائعین کو چندے کی تحریک کی۔ اس پر ایک احمدی عثمان صاحب نے بیان کیا کہ آپ جب پچھلی دفعہ چندہ کے لئے تحریک کر کے گئے تھے تو میں نے نیت کی تھی کہ دس ہزار فرانک سیفہ (CFA Frank) ادا کروں گا اور کسی کو بھی دوں گا۔ اس کے چند دن بعد میرے بیٹے نے کہا کہ وہ کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں نوکری کے لئے انٹرویو پر جانا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ وہاں بھی تیسری دنیا کے بعض ملکوں کی طرح نوکریاں لینے کے لئے افسروں کو بھی کچھ دینا پڑتا ہے۔ تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میں تو غریب آدمی ہوں۔ میں تو اتنی بڑی رقم کا انتظام نہیں کر سکتا۔ میرے پاس تو دس ہزار فرانک سیفہ ہے اور یہ میں نے تحریک جدید میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے تم جاؤ اور نوکری کا انٹرویو دے دو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ عثمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہ رقم چندہ میں ادا کر دی اور اس کے چند روز بعد ہی میرے بیٹے کا شہر سے فون آیا کہ میں انٹرویو میں پاس ہو گیا ہوں اور جلد ہی مجھے نوکری مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں افسروں کا دل ایسا پھیرا کہ بہت کچھ دینے والوں کو نوکری نہیں ملی اور اس بیٹے کے لئے اس کی دعاؤں اور نیک نیت اور قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نوکری کا انتظام کر دیا۔

پھر گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ نیامی ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں تحریک جدید کے حوالے سے پروگرام منعقد کیا گیا اور اس میں بتایا گیا کہ خلیفہ وقت نے یہ کہا ہے کہ تمام نومبائعین اس تحریک کا حصہ بنیں۔ چنانچہ وہاں موجود تمام لوگوں نے چندہ جات کی ادائیگی کی۔ ایک خاتون کوجا بائے صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے اجلاس کے دوران بیس ڈلاسی (Dalasi) چندہ ادا کیا تھا۔ ان کے پاس اس وقت صرف بیس ڈلاسی ہی تھے جو انہوں نے مشکل وقت کے لئے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب وہ گھر پہنچیں تو ان کے ایک مہمان نے انہیں پانچ سو ڈلاسی تحفۃً دے دیئے۔ چنانچہ اگلی صبح وہ دوبارہ مسجد آئیں اور مزید پچاس ڈلاسی چندے میں ادا کر دیئے اور کہنے لگیں کہ یہ پیسے مجھے صرف چندے کی برکات کی وجہ سے ہی ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا لوٹانے کا وعدہ جو ہے وہ بھی ان کے ایمان و ایقان میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ گو انہوں نے قربانی اس نیت سے نہیں کی تھی کہ مجھے اللہ تعالیٰ فوراً لوٹا کے دے گا یا فوری طور پر پل جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی ادھار نہیں رکھا۔

پھر بینن کے ریجن بوہیکوں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں اس شہر میں جماعت کے سیکرٹری مال کا جو روزی کمانے کا ذریعہ تھا وہ ایک تین پہیوں والی موٹر سائیکل یا موٹر سائیکل رکشہ تھا جو چوری ہوگئی۔ اور افریقہ میں عموماً چیز چوری ہو جائے اس کا ملنا ایک ناممکن سی بات ہے۔ جب ان کے دوست احباب ان سے ملنے آتے اور چوری کا سن کر افسوس کا اظہار کرتے تو توکّل کی حالت دیکھیں ان کی وہ کہتے کہ مجھے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے۔ کیونکہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور اس موٹر سائیکل کے ذریعہ کما کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں اور وقت پر اپنا چندہ ادا کرتا ہوں اس لئے شاید کسی کو مجھ سے زیادہ ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ نے عارضی طور پر اس کے لئے انتظام کر دیا ہے تاکہ وہ اپنی ضرورت پوری کر کے مجھے واپس کر جائے۔ یہ بات سن کر لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید ان کو چوری کا بہت زیادہ صدمہ ہوا ہے اور اس وجہ سے ان کے دماغ پر تھوڑا اثر ہو گیا ہے۔ بہرحال انہوں نے ملکی قانون کا تقاضا پورا کرنے کے لئے پولیس میں بھی رپورٹ کر دی اور آرام سے گھر بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں دو ہفتے گزرے تھے کہ ان کا ہمسایہ جو خود بھی موٹر سائیکل ٹیکسی یا رکشہ چلاتا تھا اس نے غنیوں صاحب کو فون کیا کہ میں نے آپ کا موٹر سائیکل دیکھا ہے، رکشہ دیکھا ہے لیکن اس کا رنگ تبدیل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس پر پولیس کو اطلاع دی گئی تو پولیس نے دونوں مالکوں کو موٹر سائیکل کے اصل پیپر لے کر پولیس سٹیشن حاضر ہونے کا کہا۔ تحقیق کرنے پر اس شخص کے کاغذات جو تھے وہ جعلی نکلے۔ اس پر پولیس نے اس شخص کو کہا کہ دو دن میں موٹر سائیکل مرمت کروائے اور اس کا رنگ پہلی شکل میں لے کر آئے اور مالک کے سپرد کرے۔ اور اس طرح پھر یہ موٹر سائیکل ان کی واپس ہو گئی۔ وہ موٹر سائیکل لے کر فوراً مشن ہاؤس آئے اور سارا واقعہ بیان کیا اور ساتھ ہی کہا کہ ابھی میرا تحریک جدید کا چندہ ادا ہونا باقی ہے۔ میں اب کام کی تلاش میں جا رہا ہوں اور اس ہفتے میں جو منافع آئے گا وہ چندے میں ادا کر دوں گا کیونکہ چندے کی برکت سے ہی یہ موٹر سائیکل مجھے واپس ملی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہفتے میں بارہ ہزار فرانک سیفہ کما کر چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ پر توکل اور ایمان کی عجیب مثال ہے۔

انڈیا سے انسپکٹر تحریک جدید شہاب صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چنتا گنتا کی ایک لڑکی صوفیہ بیگم نے اپنے بھائی کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جب میں بہت چھوٹی تھی تو والدہ کے ساتھ جلسوں میں جایا کرتی تھی اور علمائے کرام کی تقاریر میں سنا کرتی تھی کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی تو بہت سی مستورات نے حضور کی خدمت میں اپنے زیورات پیش کئے۔ جب بھی یہ ایمان افروز واقعہ سنتی تو میرے دل میں بھی ایک خواہش پیدا ہوتی کہ کاش میرے پاس بھی زیور ہوتا تو میں بھی اسے چندہ تحریک جدید میں دیتی۔ مگر غربت کی وجہ سے میرے لئے یہ ناممکن تھا۔ لیکن اب مجھے دو تولہ سونا میری والدہ کی وفات کے بعد ترکہ میں ملا ہے وہ میں پیش کرتی ہوں۔ کیونکہ پتہ نہیں اس کے بعد میرا زیور رہے نہ رہے۔ کہتے ہیں انہوں نے ان کو سمجھایا، انسپکٹر صاحب نے بھی، لوگوں نے بھی کہ آپ کی شادی ہونی ہے اور زیور کی ضرورت ہوگی لیکن وہ بضد رہیں اور دو تولے سونے کی قیمت چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ ابھی پچھلے جمعہ امریکہ میں بھی میں نے یہ کہا تھا، اکثر کہتا رہتا ہوں کہ غرباء تو مالی قربانیاں کر رہے ہیں لیکن امیر لوگ جو اچھے حالات میں ہیں ان کو اپنے حالات پر نظر ڈالنی چاہئے کہ کیا ان کے قربانی کے معیار ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے معیار ہونے چاہئیں اور پھر ان کو قبول بھی فرماتا ہے۔

انڈیا سے ہی ایک انسپکٹر تحریک جدید صوبہ کرناٹک کے لکھتے ہیں کہ ایک دوست کا چندہ تحریک جدید اڑھائی ہزار روپیہ قابل ادا تھا۔ ان سے ادائیگی کی درخواست کی گئی کہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ بارش کی وجہ سے پچھلے تین ماہ سے کام بالکل بند ہے اور آمد کی بھی کوئی امید نظر نہیں آ رہی تو اس پر کہتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ ادائیگی کا ارادہ کرلیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ یہ کہہ کے میں اگلی جگہ چلا گیا۔ شام کو جب وہاں دوسری جگہوں کے دورے سے واپس آیا تو موصوف خود مشن ہاؤس آئے اور اپنا مکمل چندہ ادا کر دیا۔ میں نے ان سے پوچھا یہ اتنی جلدی کس طرح ہو گیا۔ کہنے لگے کہ بس یہ ارادہ کی برکت اور چندہ دینے کی برکت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں نے دعا بھی کی اور ایک آدمی نے کچھ عرصہ سے میرے کچھ پیسے دینے تھے اور میں کئی مہینے سے اس کے چکر لگا رہا تھا وہ نہیں دے رہا تھا۔ لیکن آج اچانک خود میرے گھر آیا اور میری رقم لوٹا دی۔

پھر تنزانیہ سے معلم موسیٰ صاحب لکھتے ہیں کہ دارالسلام جماعت کے ایک انتہائی مخلص احمدی دوست ہیں اور جماعتی دفتر میں خدمت بھی کر رہے ہیں ان کی ہر سال کوشش ہوتی ہے کہ اپنی اور فیملی کے تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی رمضان سے پہلے کر دیں۔ لیکن اس سال گھریلو حالات کے باعث وہ وعدہ جات کی ادائیگی نہ کر سکے اس وجہ سے بہت پریشان تھے۔ بہر حال انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خود ہی میرے لئے کوئی راستہ نکالے۔ کہتے ہیں کہ عید کے موقع پر جماعت کی طرف سے جماعتی کارکنان کو عیدی ملتی ہے انہوں نے سوچا تھا کہ جو عید کا تحفہ ملنا ہے اس تحفہ سے اپنی عید کی ضروریات پوری کرنے کی بجائے چندہ دے دوں گا لیکن جب انہوں نے حساب لگایا تو جو عید کا تحفہ عموماً ملا کرتا ہے اس کو دینے کے بعد بھی بقایا رہ جانا تھا۔ اس پر انہوں نے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق ادائیگی کر دیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس دفعہ عیدی ملی تو وہ اس رقم سے زائد ملی جو عموماً ملا کرتی تھی تو انہوں نے اپنے چندے کے سارے وعدے جو تھے پورے کر دیئے۔

ماسکو سے مبلغ رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع دوست وادم صاحب کا تعلق رشیا کے ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقے بوریاتیا سے ہے۔ انہیں 2017ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ امسال مارچ کے مہینے میں ایک ہفتہ کے لئے ماسکو آئے تا کہ احمدی بھائیوں سے ملاقات ہو اور تعلیمی اور تربیتی فائدہ حاصل کرسکیں۔ یہ غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں مالی تنگی کی وجہ سے بعض اوقات نہایت سخت حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ ماسکو میں قیام کے دوران نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد گفتگو کے دوران انہیں جماعت کے مالی نظام اور اس سے متعلق برکات کے بارے میں تفصیلاً بتایا گیا اور کچھ چندہ دینے کی بھی تحریک کی گئی۔ ان کے محدود وسائل اور تنگدستی کی وجہ سے یہی خیال تھا کہ اگر یہ پچاس روبل (Ruble) بھی چندہ دے دیں تو ان کے لئے یہ بڑی قربانی ہے۔ اگلے دن صبح فجر کی نماز کے بعد انہوں نے چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کے لئے دو ہزار روبل دے دیئے اور کہا کہ میری طرف سے چندہ قبول کرلیں اور ساتھ بار بار افسوس کرتے رہے کہ میں نے پہلے کیوں چندہ نہیں دیا اور اتنی دیر کیوں کر دی، سال سے زیادہ ہو گیا مجھے احمدی ہوئے۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کے حالات کے مطابق یہ بہت بڑی قربانی تھی۔

یہ ہیں قربانی کے معیار اور یہ ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ان کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد10 صفحہ 334۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ماسکو سے ہی مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جماعت ماسکو کے ایک ممبر ہیں، ایک لمبا عرصہ سے ماسکو میں مختلف اداروں میں ملازمت کرتے رہے ہیں۔ جس جگہ یہ آجکل ملازمت کر رہے ہیں اس کے متعلق انہوں نے بتایا کہ اس جگہ انٹرویو دیتے ہوئے مجھے مالکان نے بتایا کہ ہمارے یہاں تنخواہ میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔ جو تنخواہ ملے گی اسی پہ ہمیشہ تمہیں گزارہ کرنا پڑے گا اس لئے اگر آپ کو یہ تنخواہ مناسب لگتی ہے تو ملازمت کرلیں ورنہ رہنے دیں۔ کہتے ہیں مَیں نے ملازمت اختیار کرلی۔ کچھ عرصہ بعد تحریک جدید اور وقف جدید کی تحریکات کے بارے میں جماعتی طور پر تحریک کی گئی۔ میں نے ان تحریکات میں باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دنوں میں اس ادارے کی انتظامیہ نے بلایا اور بغیر کسی ظاہری وجہ سے میری تنخواہ میں پہلے پانچ ہزار روبل کا اضافہ کر دیا۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ بلایا اور دو ہزار روبل کا مزید اضافہ کر دیا۔ کہتے ہیں مجھے اس وقت اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کا نتیجہ ہے ورنہ دنیاوی طور پر ایسی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اور کہتے ہیں جب مَیں کسی غیر احمدی کو اس بارے میں بتانے کی کوشش کروں تو انہیں اس بات کی مکمل سمجھ نہیں آتی لیکن حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ماننے والا بڑی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بغیر کسی دنیاوی سبب کے اپنی راہ میں قربانی کی وجہ سے یہ برکت عطا فرمائی۔

بینن کے ریجن الاڈا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ریجن کی ایک جماعت فانجی جہاں الحمدللہ جماعت کی مسجد بھی تعمیر شدہ ہے، یہاں کے صدر صاحب جماعت جو ایک لوہار ہیں ان کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے مزید ادائیگی کا وعدہ تو کرلیا لیکن کہنے لگے کہ فی الحال کام نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ تنگ ہے۔ اس کے بعد صدر صاحب کا فون آیا کہ میں نے دس ہزار فرانک سیفہ چندہ دینا ہے اس کی رسید کاٹ دیں۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کے بعد بڑا فضل کیا اور مجھے کام مل گیا اور اب میں دس ہزار چندہ دینے آ رہا ہوں۔ اور کہتے ہیں اس ادائیگی کے کوئی پندرہ دن بعد دوبارہ ان کا فون آیا کہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ فضل ہوا ہے اور اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ شاید وقت پر کام مکمل بھی کرسکوں یا نہیں۔ بہت بڑا کام مل گیا ہے اور یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کی بدولت ہے۔ گویا یہاں اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق کئی گنا بڑھا کر عطا فرما رہا ہے اور فوراً عطا فرما رہا ہے۔

مالی سے سیگو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن ایک نابینا عورت نے کچھ چندہ بھجوایا اور ساتھ ہی پیغام بھجوایا کہ وہ آئندہ سے ہر ماہ اپنا چندہ مشن ہاؤس بھجوایا کرے گی۔ اس سے وجہ پوچھی تو کہنے لگی، بعض لوگوں سے اللہ تعالیٰ خود بھی ان کو توجہ دلا کے قربانی کرواتا ہے تا کہ مزید نوازے۔ کہتی ہیں کہ میں نے دو دن پہلے خواب میں دیکھا کہ میں سو رہی ہوں، اور خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے جگا کر چندہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ میں خواب میں اٹھ کر مشن ہاؤس گئی اور وہاں پانچ ہزار سیفہ ادا کیا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

بورکینا فاسو سے مبارک منیر صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ پیگو جماعت کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم کے دو بچے کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ کافی علاج کروایا لیکن بہتری نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن ہمارے معلم صاحب نے انہیں مالی قربانی کی تحریک کی تو انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دیا اور دعا کی کہ اے اللہ میری قربانیوں کو قبول فرما اور میری اولاد کو جلد صحت یاب کر دے۔ کہتے ہیں کہ چند دن بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بچوں کی حالت کافی حد تک بہتر ہونے لگی۔ ایک بچہ تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور دوسرے بچے میں کافی حد تک بہتری ہے۔ ان کو بھی یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے یہ برکت عطا فرمائی۔

بورکینا فاسو بوبو شہر کے سیکرٹری وصیت کہتے ہیں کہ میں وصیت کا چندہ تو ہر ماہ ادا کر دیتا تھا مگر تحریک جدید اور وقف جدید میں کبھی کبھی تاخیر ہو جایا کرتی تھی۔ ایک بار جب انہوں نے میرا خطبہ سنا تو اس کے بعد دل میں خیال آیا کیوں نہ سال ختم ہونے سے پہلے ہی تمام چندہ ادا کر دوں۔ چنانچہ چندہ ادا کرنے کے بعد ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک سفید لباس میں ملبوس آدمی مجھے کوئی چابی پکڑا رہا ہے۔ مجھے اس وقت تو خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن چند دن بعد میرے بھائی کی طرف سے پیغام آیا کہ آپ حج کرنے کی تیاری کریں میں تمام اخراجات آپ کے دوں گا۔ اس طرح مالی قربانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حج کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ بورکن (Borken) جماعت کے ایک دوست نے تحریک جدید کے چندے میں نو سو یورو کا اضافہ کیا۔ یہ دوست بتاتے ہیں کہ جس روز میں نے وعدہ کیا اس سے اگلے دن جب میں فرم میں گیا تو مالک نے کہا میں نے تمہاری تنخواہ میں سو یورو کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور فروری سے اکتوبر تک حساب لگایا تو کل نو سو یورو بنتے ہیں۔ یہ دوست کہتے ہیں مجھے یہ تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا انتظام کر دے گا لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے بھی گزرنے نہیں دے گا اور انتظام کر دے گا۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست اپنے اسائلم کیس کی وجہ سے مشکلات کا شکار تھے۔ انہیں مالی قربانی کی طرف اور چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کے چند دن بعد ہی دوست ملے اور انہوں نے بتایا کہ آپ نے اس طرح مجھے چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں نے سو یورو کا وعدہ کیا تھا۔ اس وقت میرے پاس صرف بیس یورو تھے چنانچہ میں نے وہ بیس یورو اسی وقت ادا کر دیئے اور گھر چلا گیا۔ گھر پہنچا تو جہاں میں پہلے کام کرتا تھا وہاں سے فون آیا کہ تمہارے حساب میں کچھ پیسے بنتے ہیں وہ آ کر لے جاؤ۔ میرا خیال تھا کہ تین یا چار سو یورو ملیں گے لیکن وہاں سے جو پیسے ملے میں نے بغیر گنے ہی اسے جیب میں ڈال لیا اور سب سے پہلے میں نے تحریک جدید کے بقیہ اسّی یورو ادا کئے پھر باقی ضروریات کے لئے پیسے نکالے۔ اس کے بعد بھی کچھ رقم بچ گئی۔ جب بعد میں حساب کیا تو پتہ چلا کہ وہاں سے ایک ہزار یورو ملا تھا۔ کہتے ہیں میں نے ایک سو یورو کا وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں دس گنا عطا فرما دیا۔ پہلے میں اس قسم کے واقعات سنا کرتا تھا اور سوچتا تھا کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے لیکن اب مجھے خود تجربہ ہو گیا۔

آئیوری کوسٹ سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ وہاں تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں ایک جگہ

گئے،نومبائع جماعت ہے، ایک سال قبل ہی بیعت کر کے نظام میں یہ سارے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ اس گاؤں میں تحریک جدید کی اہمیت پر تقریر کی گئی، اس کے مقاصد بیان کئے گئے اور مزید یہ بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے کہا ہے کہ تمام افراد اس برکت میں حصہ لیں۔ اگلے دن فجر کی نماز کے بعد احباب جماعت نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دینا شروع کیا اور امام صاحب مسجد نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا اور اپنی فیملی کی طرف سے بھی تحریک جدید کا چندہ ادا کیا۔ پھر بعد میں ان کا چھ سالہ بیٹا اپنے والد سے سو فرانک سیفہ لے کر آیا اور کہنے لگا کہ یہ میرا چندہ ہے۔ کہتے ہیں ہمیں اس چھوٹے سے بچے کی اس ادا پر بڑا پیار آیا کہ چھوٹی سی عمر میں مالی قربانی کا کس قدر شوق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف بخشے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ ذکر کیا ہوا ہے کہ ایک موقع پر ایک مولوی نے مسجد میں مالی قربانی کی تحریک کی تو وہاں اس کی بیوی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ سن کر اس پہ بڑا اثر ہوا اور گھر آ کر اس نے بھی اس مقصد کے لئے، مسجد کے لئے اپنا زیور اتار کر دیا۔ مولوی نے کہا یہ تو صرف لوگوں کے لئے تھا تمہارے لئے نہیں ہے۔ تم قربانی نہ کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 265-264۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) لیکن یہاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پیدا ہو رہی ہے اس میں خود مولوی بلکہ ان کے بچے بھی جوش و خروش سے حصہ لے رہے ہیں۔

انڈونیشیا کی ایک مثال ہے، وہاں کی ایک خاتون صوفیہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں 2014ء میں عیسائیت سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی تھی اور بیعت کے بعد میری عیسائی فیملی کی طرف سے مخالفت شروع ہوگئی۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ میری توہین کی جاتی تھی۔ گھر والے سمجھتے تھے کہ میں ان کی فیملی کا حصہ نہیں رہی لیکن جماعت سے مجھے بڑا پیار اور محبت ملی۔ میرا نکاح بھی ایک احمدی سے ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد میرے خاوند کی گاڑی کو حادثہ ہو گیا اور بائیں ٹانگ اور بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کہتی ہیں اس وقت میں چار ماہ کی حاملہ بھی تھی۔ اسی دوران تحریک جدید کا نیا سال شروع رہا تھا۔ میں نے اپنے خاوند سے وعدہ پوچھا تو انہوں نے بڑے یقین کے ساتھ جواب دیا کہ پانچ لاکھ انڈونیشین روپیہ لکھوا دو کیونکہ اگلے سال مجھے ملازمت مل جائے گی۔ انڈونیشین روپے کی بڑی کم ویلیو ہے لیکن بہرحال جو وہاں رہنے والے ہیں ان کے لئے وہ کافی ویلیو رکھتا ہے۔ وہ خاتون کہتی ہیں مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ ابھی لاٹھیوں کے سہارے سے چلتے ہیں ملازمت کیسے مل جائے گی۔ بہرحال ان کے کہنے کے مطابق میں نے وعدہ لکھوا دیا۔ وقت تیزی سے گزر گیا۔ ہمیں پتہ نہیں چلا سال ختم ہونے والا تھا۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ ابھی میرے خاوند بے روزگار ہیں چندہ کہاں سے ادا کریں گے۔ اسی پریشانی کی حالت میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھائی اور کہتی ہیں کہ میرے خاوند کو ایک پرائیویٹ کمپنی میں اچھی ملازمت مل گئی اور ہم نے وعدے کے مطابق سو فیصد ادائیگی کر دی۔

انڈونیشیا سے ہی واردی صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ رمضان میں ہماری فیملی ایک مشکل میں مبتلا تھی۔ میرے سسر بیمار ہو گئے۔ انہیں ہسپتال داخل کروایا گیا۔ ایک مہینہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اسی دوران انکی حالت اس قدر تشویشناک ہوگئی کہ آئی سی یو میں داخل ہونا پڑا۔ بچنے کی امید بہت کم تھی۔ کہتے ہیں اس وقت ان کو میرا خطبہ یاد آیا جو تحریک جدید کی برکات کے بارے میں تھا۔ چنانچہ سب گھر والوں نے اکٹھے ہو کر فیصلہ کیا کہ ہم سب نے اسی ماہ رمضان میں تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنی ہے اور عملاً سو فیصد ادائیگی کر دی۔ اور مجھے بھی انہوں نے لکھا دعا کے لئے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کے نتیجہ میں اور قربانی کے نتیجہ میں میرے سسر کی حالت بہتر ہونے لگی اور ہوتی چلی گئی اور چند دن بعد ڈاکٹر نے ان کو گھر واپس جانے کی اجازت دے دی۔ گھر پہنچ کر جب پڑوسیوں کو پتہ چلا کہ یہ تو بالکل ٹھیک ہو گئے ہیں تو ان کو بڑی حیرانی ہوئی یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قدر تشویشناک بیماری کی وجہ سے موت کے دروازے پہ پہنچنے والا ایک انسان ٹھیک ہو کر واپس آ گیا۔

یوکے سے برمنگھم سینٹرل جماعت کے صدر لکھتے ہیں کہ ہم تحریک جدید کے ٹارگٹ سے پندرہ سو پاؤنڈ پیچھے تھے اور وقت ختم ہونے میں، کلوزنگ میں چند گھنٹے باقی تھے۔ مختلف احباب کو تحریک کی تو ایک دوست جو پہلے چوبیس سو پاؤنڈ دے چکے تھے انہوں نے کہا کہ وہ پندرہ سو پاؤنڈ ادا کر دیں گے۔ اس وقت یہ دوست ملک سے باہر تھے انہوں نے آن لائن ہی چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ جس دن انہوں نے پندرہ سو پاؤنڈ ادا کئے تھے اس کے اگلے روز ہی ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے انہیں چھ ہزار پاؤنڈ واپس مل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فوری چار گنا بڑھا کے دے دیا۔

غریبوں کی قربانیاں کیسی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حیرت انگیز سلوک کیا ہے اس بارے میں برونڈی کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال ہم نے ایک نئی جماعت گہانگا کا دورہ کیا اور وہاں ایک نئے نومبائع دوست مسعودی صاحب کو چندے کی اہمیت کے متعلق بتایا اور انہیں چندے کی تحریک کی۔ مسعودی صاحب کہنے لگے کہ میرے پاس اس وقت تو کچھ نہیں ہے لیکن ہمارے گھر میں ایک پھل دار درخت ہے۔ مَیں اس درخت کا پھل فروخت کر کے چندہ ادا کر دوں گا۔ وہ قربانیاں جو پرانے زمانے میں نظر آتی تھیں اب بھی ان کے نمونے ملتے ہیں۔ کہتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک دو روز کے اندر ہی اس کا پھل ایک ہزار برونڈی فرانک میں فروخت کیا اور ساری رقم چندے میں ادا کر دی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ میں نے جو پھل فروخت کر کے چندہ ادا کیا تھا اس کی وجہ سے بہت زیادہ برکت پڑی ہے اور اب اس درخت کو پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ پھل لگا ہے جو چالیس سے پینتالیس ہزار برونڈی فرانک میں فروخت ہوا ہے۔

کونگو برازویل کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست ماویلی صاحب کا بچہ کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا تھا۔ جب ان کے پاس چندے کی تحریک کے لئے گئے تو انہوں نے ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی دعا کی کہ اے خدا اس چندے کی برکت سے میرے بچے کو شفا دے دے۔ یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ چند دن بعد ہی میرے بچے کی صحت بحال ہو گئی اور میں خود حیران ہو گیا کہ کس طرح ہمارا خدا دعا قبول کرتا ہے اور ہماری حقیر قربانیوں کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔

سیکرٹری تحریک جدید لجنہ کینیڈا لکھتی ہیں کہ ایک بہن نے بتایا کہ ان کے خاوند نے تحریک جدید میں ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا مگر کافی عرصہ سے بیروزگار تھا اس لئے ادائیگی نہیں ہو سکی۔ سال ختم ہونے میں ایک ہفتہ رہ گیا تو سیکرٹری صاحب مال ان کے گھر چندہ لینے آئے۔ ان کے خاوند اندر گئے اور بیگم سے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اب کیا کریں؟ اس پر اس خاتون نے کہا کہ ان کو خالی ہاتھ تو جانے نہیں دے سکتے۔ اس کے پاس ایک ہزار ڈالر کی سیونگ تھی اس سے چندہ ادا کر دیا۔ اور کہتی ہیں چندے کی برکت سے اسی ہفتے کے اندر ان کے خاوند کو سات ہزار ماہانہ کی جاب مل گئی۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ سان پیدرو میں ایک طفل ہیں جس کی عمر صرف 14 سال ہے۔ اس بچے کے والد نے بتایا کہ اتوار کو میں نے اپنے بیٹے کو ایک گھریلو کام کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ میں اطفال الاحمدیہ کی عاملہ میں بطور سیکرٹری مال چندہ اکٹھا کرتا ہوں اور میں نے خود ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا۔ چونکہ باقی دن سکول جانا ہوتا ہے اس لئے آج میں کسی کے کھیت میں جا کر کام کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی مزدوری کروں گا تا کہ جو رقم ملے اس سے چندہ ادا کر سکوں۔ اس پر والد نے بیٹے کو کہا کہ میں تمہاری طرف سے چندہ ادا کر دیتا ہوں۔ اس پر ان کے بیٹے نے جواب دیا کہ مربی صاحب نے کہا تھا کہ بچے اپنی جیب خرچ سے چندہ ادا کیا کریں لیکن اس دفعہ میں اپنی جیب خرچ سے ادا نہیں کر سکا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کام کروں تا کہ جو رقم ملے اس سے چندہ ادا کروں۔ چنانچہ اس نے کام کیا اور اس رقم سے چندہ ادا کیا۔ تو یہ سوچ ہے بچوں میں، دور دراز رہنے والوں میں، نئے شامل ہونے والوں میں جو اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید کہتے ہیں کہ کِیل جماعت کی ایک خاتون نے بتایا کہ میری والدہ پاکستان میں کلسیاں بھٹیاں میں، سکول کی ٹیچر تھیں اور بہت مالی قربانی کیا کرتی تھیں۔ اکثر جب عید آتی تو بچوں کو نئے کپڑے مل رہے ہوتے تھے لیکن میری والدہ کی کوشش ہوتی کہ رمضان میں تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کر کے دعائیہ فہرست میں شامل ہو جائیں۔ اکثر وہ قرض لے کر ادائیگی کرتیں اور پھر بعد میں قرض اتارنے میں لگی رہتیں۔ جب مسجد بشارت سپین کی تحریک ہوئی تو انہوں نے اپنی بالیاں جو ان کا اکلوتا زیور تھا پیش کر دیا جس کی وجہ سے سسرال سے بھی کافی باتیں سننی پڑیں۔ یہ خاتون کہتی ہیں کہ اس وقت میرا بچپن تھا اور میں سمجھتی تھی کہ اس طرح اپنے آپ کو تنگی میں ڈال کر قربانی کرنا ٹھیک نہیں ہے اور یہی نظریہ میرے دماغ میں بیٹھ چکا تھا۔ گزشتہ سال تحریک جدید کے حوالے سے جب تحریک ہوئی تو میں نے سوچا کہ میں اپنی ماں کی طرح نہیں بنوں گی جو اس طرح تحریک پر سب کچھ پیش کر دیتی ہیں اس لئے میں نے بظاہر عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیس یا پینتیس یورو کا وعدہ کیا۔ کہتی ہیں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے کچھ عرصے بعد ہی میری گردن میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے مجھے بہت خوف لاحق ہو گیا۔ ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا۔ اس وقت مجھے نہ اپنا زیور اچھا لگتا تھا نہ کپڑے۔ ایک دن میرا ایک خطبہ سنا جس میں مَیں نے خواتین کی مالی قربانیوں کا ذکر کیا تھا تو کہتی ہیں خلیفہ وقت کا خطبہ سن کے میرے دل میں خیال آیا اور پھر اپنا سارا زیور جو ہے وہ تحریک جدید میں ادا کر دیا، میں نے اس کی قیمت لگوائی اور ادا کر دیا۔ اس کے بعد دوبارہ ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر نے بتایا کہ یہ گلٹیاں بے ضرر ہیں۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خوف سے نجات دی۔ مَیں سمجھ گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میرے متکبرانہ رویے کی سزا دی تھی چنانچہ اب میرے دل میں اس قسم کی بدظنیاں نہیں ہیں۔ میرے میاں کو ایک ہوٹل میں کام کرنے کی وجہ سے چندے دینے پر پابندی تھی۔ مَیں نے دعا کی اللہ تعالیٰ میرے میاں کو اچھا روزگار عطا فرمائے تو پانچ سو یورو تحریک جدید میں ادا کروں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے میاں کو معجزانہ رنگ میں اچھا کام عطا فرما دیا اور اب دونوں میاں بیوی چندہ دیتے ہیں۔

لاہور کی سیکرٹری تحریک جدید لجنہ لکھتی ہیں کہ واپڈا ٹاؤن کی ایک ممبر عرصہ ڈیڑھ سال سے سانس کی

شدید تکلیف میں مبتلا تھیں۔ مرکزی نمائندے کے دورے کے دوران انہوں نے اپنا چندہ تحریک جدید میں مزید پچاس ہزار روپے کا اضافہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل فرمایا اور وہ بیماری جو باوجود علاج کے بار بار حملہ کرتی تھی یہ کیفیت یکسر بدل گئی اور اب سال کے اختتام پر مکمل صحتیاب ہیں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایسٹ ڈسٹرکٹ کے گاؤں جرّا کے ایک دوست باقاعدگی سے تحریک جدید کا چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ اب حال ہی میں ان کے گاؤں میں جانوروں کی ایک بیماری پھوٹ پڑی جس کی وجہ سے گاؤں کے جانور مرنے لگے اور تقریباً تمام لوگ اپنے اپنے جانوروں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سامبا صاحب کا ایک جانور بھی نہیں مرا۔ سارے گاؤں والوں نے پوچھا کہ تمہارا کوئی جانور نہیں مرا اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہر سال اپنے جانوروں میں سے ایک جانور بیچ کر چندہ ادا کر دیتا ہوں اور اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو بیماری سے محفوظ رکھا ہے۔ اس پر گاؤں کے دیگر سات لوگوں نے بھی جو احمدی تھے تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے جانوروں کی صحت بھی بہتر ہونے لگ گئی ہے اور جبکہ جانور کے ویٹرنری (veterinary) ڈاکٹر نے کہا تھا نے کہ کوئی جانور بھی اس بیماری سے زندہ نہیں رہے گی۔ چند دن کے بعد جب ویٹرنری ڈاکٹر دوبارہ آیا تو اس نے جانوروں کا معائنہ کیا اور کہنے لگا تم لوگوں نے کیا طریقہ علاج کیا ہے جس سے یہ جانور ٹھیک ہو گئے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ اس پر وہاں، گاؤں کی ایک بڑھیا چندے کی رسید لے آئی اور کہنے لگی ہمارا تو یہی طریقہ علاج ہے۔ اس پر ڈاکٹر کافی حیران ہوا اور کہنے لگا کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کے متعلق ریسرچ کرے گا چنانچہ اسے کافی تعداد میں جماعتی لٹریچر وغیرہ دیا گیا۔

تو ان دور دراز علاقے کے لوگوں میں بھی دیکھیں ایمان و اخلاص کس طرح ترقی کر رہا ہے اور ان کا یہی اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کے وعدوں پر یقین ہے جو دوسروں کو بھی اسلام کی سچائی کے متعلق سوچنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان و ایقان کو بڑھاتا چلا جائے اور ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ان پر ڈالے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ان واقعات بیان کرنے کے بعد اب میں جیسا کہ نومبر کے شروع میں تحریک جدید کے سال کا اعلان کیا جاتا ہے، تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔

اس سال یہ تحریک جدید کا جو پچاسیواں سال اس یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے اور چوراسیویں سال میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ جو آمدہ رپورٹس ہیں اس کے مطابق 12.79 ملین سے زیادہ پاؤنڈ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یعنی ایک کروڑ ستائیس لاکھ ترانوے ہزار پاؤنڈ۔ گزشتہ سال کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ بارہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے باوجود دنیا کے نامساعد حالات اور بہت سارے ملکوں کی کرنسی کے ڈی ویلیو ہونے کے اللہ تعالیٰ نے پھر بھی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان تو پہلے نمبر پر ہوتا ہی ہے اس کے بعد جرمنی نمبر ایک ہے، برطانیہ نمبر دو پہ، امریکہ نمبر تین پہ، کینیڈا نمبر چار پہ، پانچ نمبر پہ بھارت، چھٹے نمبر پر آسٹریلیا، ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے پھر آٹھویں پہ انڈونیشیا ہے، پھر نویں نمبر پہ گھانا ہے، دسویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کا ہی ایک ملک ہے۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے سوئٹزرلینڈ نمبر ایک ہے، امریکہ نمبر دو پھر اس کے بعد یو کے پھر آسٹریلیا پھر سنگاپور پھر سویڈن، بیلجیئم، جرمنی، کینیڈا اور فن لینڈ۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں ہیں گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ۔

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد کی طرف بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے توجہ دی جا رہی ہے۔ اس سال تحریک میں سترہ لاکھ سترہ ہزار احباب اس میں شامل ہوئے اور شاملین کی تعداد میں ایک لاکھ سترہ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اور ان میں زیادہ اضافہ جو افریقن ممالک میں ہوا ہے وہ نائیجر، گیمبیا، بینن، بورکینا فاسو، گھانا، نائیجیریا، کیمرون، کونگو کنشاسا، لائبیریا، ماریشس اور آئیوری کوسٹ میں قابل ذکر اضافہ کیا ہے۔ بڑی جماعتوں میں انڈونیشیا، جرمنی، انڈیا اور پاکستان اور کینیڈا اور امریکہ اور ناروے اور ملائشیا کے شاملین شامل ہیں۔

دفتر اوّل کے کھاتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جاری ہیں جو پانچ ہزار نو سو ستائیس ہیں۔

مالی قربانی میں پاکستان کے تین بڑے اضلاع کی جو رپورٹ ہے اس میں نمبر ایک پہ لاہور ہے، نمبر دو پہ ربوہ ہے، نمبر تین پہ کراچی ہے۔ ربوہ کو اضلاع کی فہرست میں شامل کیا جاتا ہے گو کہ ضلع نہیں ایک شہر ہے۔ اور زیادہ قربانی کرنے والے جو اضلاع ہیں ان میں سیالکوٹ، سرگودھا، گجرات، گوجرانوالہ، عمر کوٹ، حیدرآباد، نارووال، میرپور خاص، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور میرپور آزاد کشمیر ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں اسلام آباد امارت، ڈیفنس لاہور امارت، ٹاؤن شپ لاہور امارت، عزیز آباد کراچی، پشاور امارت، گلشن اقبال کراچی امارت، کریم نگر فیصل آباد، کوئٹہ، نوابشاہ، بہاولپور اور اوکاڑہ۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں ہیں۔ نوئس (Neus)، روڈر مارک (Roedermark)، پنے برگ (Pinneberg)، مہدی آباد (Mehdi-Abad)، کیل (Kiel)، فلوئرز ہائم (Floersheim)، کوبلنز (Koblenz)، وائن گارٹن (Weingarten)، کولون (Koeln)، لِمبُرگ (Limburg)۔ اور لوکل امارتیں ان کی دس ہیں ہیمبرگ (Hamburg)، فرینکفرٹ (Frankfurt)، مؤرفیلڈن (Moerfelden)، گروس گیراؤ (Gross Gerau)، ڈِیٹسن باخ (Ditzenbach)، ویزبادن (Wiesbaden)، مَن ہائم (Mannheim)، ریڈ شٹڈ (Reidstadt)، اوفن باخ (Offenbach) اور ڈرام شٹڈ (Darmstadt)۔

مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن ہیں لندن بی (London B)، لندن اے (London A)، مڈ لینڈز (Midlands)، نارتھ ایسٹ (Nother East) اور ساؤتھ (South)۔ مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں مسجد فضل (Fazal Mosque) نمبر ایک پہ پھر ووسٹر پارک (Worcester Park) پھر برمنگھم ساؤتھ (Birmingham South)، نیو مالڈن (New Malden)، بریڈ فورڈ نارتھ (Bradford North)، اسلام آباد (Islamabad)، برمنگھم ویسٹ (Birmingham West)، گلاسگو (Glasgow)، جلنگھم (Gilingham)، سکنتھورپ (Scunthorpe)۔ اور جو پانچ چھوٹی جماعتیں ہیں سپن ویلی (Spen Valley)، سوانزی (Swansea)، نارتھ ویلز (North Wales)، ساؤتھ فیلڈز (Southfields)، ایڈنبرا (Edinburgh)۔ ادائیگی کے لحاظ سے پہلے پانچ ریجن ہیں ساؤتھ ویسٹ (South West)، مڈ لینڈز (Midlands) پھر اسلام آباد (Islamabad) پھر نارتھ ایسٹ (North East) اور سکاٹ لینڈ (Scotland)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں ہیں نمبر ایک پے اوش کوش (Oshkosh)، پھر سلیکون ویلی (Silicon Valley) پھر سیاٹل (Seattle) پھر ڈیٹرائٹ (Detroit)، سلور سپرنگ (Silver Spring)، یارک (York)، سنٹرل ورجینیا (Central Virginia)، جارجیا (Georgia)/اٹلانٹا (Atlanta)، لاس اینجلس ایسٹ (Los Angeles East)، سینٹرل جرسی (Central Jersey)، لاریل (Laurel)۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارتیں ہیں بریمٹن (Brampton)، وان (Vaughan)، پیس ویلیج (Peace Village)، کیلگری (Calgary)، وینکوور (Vancouver)، ویسٹن (Westn) اور مسس ساگا (Mississauga)۔ وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی پانچ قابل ذکر جماعتیں ہیں ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West) نمبر ایک پہ پھر ڈرہم (Durham)، ہملٹن ساؤتھ (Hamilton South)، بریڈ فورڈ (Bradford) اور سسکاٹون نارتھ (Saskatoon North)۔

قربانی کے لحاظ سے انڈیا کی دس بڑی جماعتیں ہیں قادیان پنجاب، حیدرآباد تلینگانہ (Telangana)، پتھہ پیریم (Pathapiriyam) کیرالہ، چنائی تامل ناڈو، کالیکٹ کیرالہ، بینگلورو کرناٹک، کلکتہ بنگال، پینگاڑی کیرالہ، کنانور ٹاؤن کیرالہ، یادگیر کرناٹک۔ انڈیا کے صوبہ جات میں قربانی کے لحاظ سے پہلا نمبر ہے کیرالہ کا پھر کرناٹک پھر تامل ناڈو، تلنگانہ، جموں و کشمیر پھر اڑیسہ پھر پنجاب پھر بنگال پھر دہلی اور مہاراشٹر۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے آسٹریلیا کی دس جماعتیں ہیں۔ کاسل ہل (Castle Hill)، ملبرن بیروِک (Melbourne Berwick)، ACT کینبرا (Canberra)، پینرتھ (Penrith)، ملبرن لانگ وارن (Melbourne Long Varren)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)، برزبین لوگان (Brisbane Logan)، برزبین (Brisbane)، پلمپٹن (Plumpton)۔ اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے تسمانیہ (Tasmania)، ACT کینبرا (Canberra)، کاسل ہل (Castle Hill)، ڈارون (Darwin)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، ملبرن بیروِک (MelbourneBerwick)، سڈنی سٹی (Sydney City)، پرتھ (Perth)، کیمپ بیل ٹاؤن (Cambelltown) اور پیراماٹا (Parramatta)۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ سفر کے بعد حالات بیان کروں تو آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆

اسماء النبی ﷺ فی القرآن

حافظ محمد نصر اللہ جان۔ مربی سلسلہ

قسط نمبر 2

6۔ رَحِیۡمٌ / رَحۡمَۃٌ لِّلۡعَالَمِیۡن

قرآن کریم میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ رحیم (التوبہ:128) اور ایک مرتبہ رحمۃ للعالمین (الانبیا:108) بھی کہا گیا ہے۔

کَتَبَ رَبُّکُمۡ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ (الانعام:55)

محمد مصطفی ﷺ کے خدا نے اپنے نفس پر رحمت فرض کرلی۔ جبکہ آپ ﷺ اپنے رب کی تمام صفات کے عکس ہیں اور الٰہی رنگ میں اعلیٰ اور اکمل اور اتمّ طریق سے رنگین بھی، تو لازم آتا ہے کہ آپ ﷺ صفت رحیمیت کا بھی اعلیٰ ترین نمونہ ہوں۔ لہٰذا قرآن کریم نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین فرمایا: وَلَوۡ اَنَّھُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَھُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا (النساء:65)

آپ ﷺ کی دعا سے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت جوش مارتی ہے اور ظالموں کو معاف کرتی ہے تو یہ بھی آپ ﷺ کی صفت رحیمیت کا پرتو ہے۔ آپ ﷺ کی دعا تو اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمۡ (التوبہ:103) کے تحت مومنوں کے لئے سکینت کا موجب ہوتی تھی۔

ہمارے نبی ﷺ کی زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا کی قبولیت کے نظاروں سے بھرپور نظر آتی ہے۔ خطرناک حملوں کے وقت بھی آپؐ کی دعا آپؐ کی فتح اور دشمن کی شکست کا باعث بنتی ہے۔ خطرناک مریضوں کی شفا کا ذریعہ ہوتی ہے۔ صدیوں سے بگڑے ہوؤں کی اصلاح آپؐ فانی فی اللہ کی تاریک راتوں کی دعا سے ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں کے لئے آپؐ کی دعا لمبی عمر کا باعث بنتی ہے۔ خدمت کرنے والوں کی عمر مال اور اولاد میں بے پناہ برکت کا موجب ہوتی ہے۔ خشک کنوئیں آپ کی دعا سے پانی سے ابلنے لگتے ہیں۔ چند روٹیاں سینکڑوں کو سیر کر دیتی ہیں۔

آپؐ منبر پر ہیں۔ ایک اعرابی بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف کی شکایت کرتا ہے۔ آپ اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے ہیں۔ آسمان میں بادل کا نام و نشان نہیں۔ مگر اچانک سلع پہاڑ کے پیچھے سے بادل آتا ہے اور حضور ﷺ ابھی منبر سے نیچے نہیں اترتے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے اور ایک ہفتہ تک جاری رہتی ہے۔ اگلے ہفتہ پھر حضور ﷺ منبر پر ہیں اور ایک اعرابی بارش کی شدت سے سخت تکلیف کی شکایت کرتا ہے۔ حضور ﷺ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور بارش بند ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از کان خلقہ القرآن)

صحابہ کرام سے عفو اور دلداری کے سلوک کا عظیم الشان واقعہ غزوۂ احد میں نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنے ایک خطاب قبل از خلافت میں جنگ احد کی بابت فرماتے ہیں:

جنگ احد کے دوسرے ہی روز آنحضور ﷺ کا مجاہدین اسلام کو مجتمع کر کے دشمن کے پیچھے دور تک نکل جانا اور تین دن ایک کھلے میدان میں اس کے انتظار میں پڑاؤ کئے رہنا ایک ایسا واقعہ ہے جس پر غور کرنے سے آنحضور ﷺ کی بصیرت اور سیرت کے بعض نہایت لطیف اور دل نشین پہلو سامنے آتے ہیں۔

1۔ مسلمانوں سے احساس شکست کو کلیۃً مٹانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی اقدام ممکن نہ تھا کہ انہیں بلاتوقف از سرنو مقابلہ کے لئے میدان قتال میں لے جایا جائے۔

2۔ تازہ دم نوجوانوں اور نئے مجاہدین کے ساتھ چلنے کی اجازت نہ دے کر آنحضور نے قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ ظاہری اسباب پر بھروسہ نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے اس دعویٰ اور یقین میں سچے تھے کہ آپؐ کا اصل توکل اپنے رب پر ہی ہے اور وہ یقیناً آپؐ کی نصرت پر قادر ہے۔

3۔ اس فیصلہ کے ذریعہ آپ نے اپنے ان صحابہ کی دلداری فرمائی جن کے پاؤں میدان احد میں اکھڑ گئے تھے اور ان پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا کہ وہ درحقیقت پیٹھ دکھانے والے نہیں بلکہ اچانک ناگزیر وجوہات سے مجبور ہو گئے تھے۔

جہاں تک میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ انسانی جنگوں کی تاریخ میں ایک بھی مثال ایسی نظر نہیں آتی کہ کسی جرنیل نے اپنی فوج پر اتنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہو جبکہ وہی فوج صرف چند گھنٹے پہلے اسے تنہا چھوڑ کر میدان سے ایسے فرار اختیار کر چکی ہو کہ چند جاں نثاروں کے سوا اس کے پاس کچھ نہ رہا ہو۔

(خطابات طاہر قبل از خلافت صفحہ:331,332)

آپ ﷺ کی رحمت اس وقت کی کمزور مخلوق یعنی عورت پر بھی ہے۔ ملک عرب عورتوں سے بدسلوکی میں سب سے بڑھا ہوا تھا جہاں لڑکی کو زندہ درگور بھی کر دیا جاتا تھا۔ مگر آپ ﷺ نے عورت کو اس کے حقوق دیئے۔ قرآنی تعلیم وَلَھُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡھِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (البقرۃ:229) کہ جس طرح عورتوں پر ذمہ داریاں ہیں اسی طرح ان کے حقوق ہیں۔ آپ ﷺ اپنی رضاعی ہمشیرہ کے لئے اٹھ کر اپنی چادر بچھاتے ہیں، اپنی ازواج کو اپنے ساتھ ہر کام میں شریک رکھتے ہیں حتی کہ سفروں اور میدانِ جنگ میں بھی۔ انہیں اس قدر تربیت دیتے ہیں کہ آدھا علم امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔

پھر رحیمیت کا ایک پہلو یُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِھِمۡ وَلَوۡ کَانَ بِھِمۡ خَصَاصَۃٌ (الحشر:10) ہے۔ یہ کہ وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود ان کو تنگی و تنگ دستی ہو۔ ہمارے نبیؐ کے بارہ میں حضرت ابو بصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قبول اسلام سے پہلے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے میرے لئے بکری کا دودھ پیش کیا جو آپ کے اہل خانہ کے لئے تھا۔ حضورؐ نے مجھے سیر ہو کر پلایا اور صبح میں نے اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں مجھے پتہ لگا کہ آنحضرت ﷺ کے اہل خانہ نے وہ رات بھوکے رہ کر گذاری جبکہ اس سے پچھلی رات بھی بھوکے گزاری۔ (مسند احمد بن حنبل)

ایک اور مثال وہ معروف واقعہ ہے جس میں ایک پیالہ دودھ پہلے باری باری اصحاب الصفہ کو پلاتے ہیں پھر حضرت ابوہریرہؓ کو بار بار تاکید کر کے اتنا پلاتے ہیں کہ وہ کہہ اٹھتے ہیں وَ الَّذِیۡ بَعَثَکَ بِالۡحَقِّ مَا اَجِدُ لَہٗ مَسۡلَکًا۔ کہ اُس کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تو مزید دودھ کے گزرنے کی جگہ نہیں رہی۔ پھر سب صحابہ کے پی لینے کے بعد آپ ﷺ خود نوش فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ کی رحمت کے حوالہ سے مؤلف 'کان خلقہ القرآن' تحریر کرتے ہیں:

آپ ﷺ کی رحمت صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ عالمین میں سے ہر وجود کے لئے ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کی رحمت و شفقت جانوروں کے لئے بھی ہے جس کی کئی مثالیں کتب سیرۃ و حدیث میں ملتی ہیں۔ ایک مثال یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کی کتب و روایات میں اگرچہ بہت سی دعائیں سکھائی گئی ہیں مگر جہاں تک میرا علم ہے جانوروں کے لئے دعا صرف ہمارے نبی ﷺ کی دعاؤں میں ملتی ہے۔ آپ نے یہ بھی دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسۡقِ عِبَادَکَ وَ بَھَآئِمَکَ کہ اے اللہ اپنے بندوں کو بھی پانی عطا فرما اور اپنے بے زبان جانوروں کو بھی۔

(کان خلقہ القرآن حصہ اول صفحہ:103)

رحیمیت کا ایک عظیم پہلو 'شفاعت' کے نام سے موسوم ہے۔ قرآن کریم نے نبی کریم ﷺ کو شفیع کے نام سے تو موسوم نہیں فرمایا لیکن آپ ﷺ کے اس اختیار کو بارہا بیان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت دو قسم کی ہے۔ ایک وہ سفارش جو روزمرہ امور میں کسی سے کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے دعا اور سفارش کی قبولیت کی درخواست کی جاتی ہے جسے خدا تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق تسلیم کرے یا نہ کرے۔ یہ شفاعت بزرگوں کی دعاؤں میں بھی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

قرآن شریف کی رو سے شفاعت کے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکا ہوا ہے وہ اپنے کمزور بھائی کے لئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل ہو۔ یہی حقیقت شفاعت ہے۔ ... اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں جو طاق کی ضد ہے۔ پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جفت ہو کر اس میں فنا ہو جاتا ہے اور دوسرے کے لئے ایسی ہی عافیت مانگتا ہے جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔

(نسیم دعوت صفحہ:90,91)

لیکن شفاعت کی وہ صورت جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور کسی امر کے لازماً ہو جانے کی درخواست کی جائے، اس کے مجاز صرف ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ ہاں آپ ﷺ کے ظِلّ کے طور پر اگر اللہ تعالیٰ کسی کو وقتی طور پر یا کسی خاص معاملہ میں اجازت فرمائے تو وہ بھی آپ ﷺ کے اختیار کے تحت ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک طالبعلم عبد الکریم کی صحت کے حوالہ سے دعا پر پہلے مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ کا حکم موصول ہوا اور پھر اِنَّکَ اَنۡتَ الۡمَجَازُ فرما کر اس لڑکے کی صحت کے لئے شفاعت کا اختیار دیا گیا۔

رسول کریم ﷺ کی اپنی امت کے لئے شفاعت کی دعا کا بیان حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب ہم عزوزاء مقام کے قریب پہنچے تو آپؐ اپنی سواری سے اترے۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور ایک گھڑی دعا کی۔ پھر آپ سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔ پھر آپؐ نے فرمایا مَیں نے اپنے ربّ سے مانگا اور مَیں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اس نے مجھے میری امت کا تیسرا حصہ دے دیا اور مَیں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے گر پڑا۔ پھر مَیں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے اپنے رب سے مانگا تو اس نے مجھے میری امت کا ایک تہائی دے دیا اور مَیں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر مَیں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے لئے مانگا تو اس نے مجھے آخری ایک تہائی بھی دے دیا اور مَیں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے گر پڑا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

غیروں کا غم جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے اور اپنوں کا غم جن کے متعلق فرماتا ہے رؤُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ تھے۔ کبھی کسی انسان کے متعلق خدا تعالیٰ نے کسی کتاب میں یہ گواہی نہیں دی کہ وہ رؤُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ تھا۔ یہ خدا کی صفات آنحضرت ﷺ کے متعلق فرماتا ہے بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (التوبۃ 128) کہ جھوٹا ہے وہ دعویدار جو یہ کہتا ہے کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ کسی سے پیار کرتا ہوں۔ ماؤں سے بڑھ کر پیار ممکن ہے لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر پیار ممکن نہیں ہے۔ تو اس دل پر کیا گزرتی ہوگی جب صحابہ کو تکلیف پہنچ رہی تھی؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 1984ء خطبات طاہر جلد نمبر 3 صفحہ:638, 639)

7۔ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ختم نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنے یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ یہ تو موٹے اور ظاہری معنے ہیں۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ کمالات نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا۔ اور نبوت ختم ہو گئی اس لئے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کا مصداق اسلام ہو گیا۔

(الحکم جلد 3 نمبر 1 مؤرخہ 10 جنوری 1899ء)

قرآن کریم نے نبوت کے فرائض آیت کریمہ ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ (الجمعۃ 3) میں بیان فرمائے کہ 1۔ تلاوتِ آیات 2۔ تزکیہ 3۔ تعلیم کتاب اور 4۔ تعلیم حکمۃ کے لئے نبی تشریف لاتے ہیں۔ نزول قرآن کریم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی زندگی پر اس کا معجزانہ اثر اور اس میں دیگر انبیاء کے کمالات کے اجتماع کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آپؐ فوت نہیں ہوئے جب تک اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کی آواز نہیں سن لی اور اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا کا نظارہ آپ نے نہیں دیکھ لیا۔ یہ آیت نہ توریت میں (ہے) نہ انجیل میں۔ توریت کا تو یہ حال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور قوم کو وعدہ کی سرزمین میں داخل نہ کر سکے۔ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام خود کہتے ہیں کہ بہت ہی باتیں کرنے کی تھیں کیا قرآن شریف میں بھی ایسا لکھا ہے؟ وہاں تو اَکْمَلْتُ لَکُمْ ہے۔ رہی ان کی تکمیل۔ صحابہ کی جو تکمیل آنحضرت ﷺ نے کی وہ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ان کی نسبت فرماتا ہے مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ۔ الآیۃ۔ اور پھر ان کی نسبت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ فرمایا۔ لیکن انجیل میں مسیح کے حواریوں کی جو تعریف کی گئی ہے وہ سب کو معلوم ہے کہ جا بجا ان کو لالچی اور کم ایمان کہا گیا ہے اور عملی رنگ ان کا یہ ہے کہ ان میں سے ایک نے تیس روپیہ لے کر پکڑوا دیا اور پھر اس نے سامنے لعنت کی۔ انصاف کر کے کہو کہ یہ کیسی تکمیل ہے۔ اس کے بالمقابل قرآن شریف صحابہ کی تعریف سے بھرا پڑا ہے اور ان کی ایسی تکمیل ہوئی کہ دوسری کوئی قوم ان کی نظیر نہیں رکھتی۔ پھر ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جزا بھی بڑی دی یہاں تک کہ اگر باہم کوئی رنجش بھی ہو گئی تو اس کے لئے فرمایا وَنَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ۔ الآیۃ۔ حضرت عیسیٰ نے بھی حواریوں کو تختوں کا وعدہ دیا تھا مگر وہ ٹوٹ گیا کیونکہ بارہ تختوں کا وعدہ تھا۔ مگر یہودا اسکریوطی کا ٹوٹ گیا جب وہ قائم نہ رہا تو اَوروں کا کیا بھروسہ کریں۔ مگر صحابہ کے تخت قائم رہے دنیا میں بھی رہے اور آخرت میں بھی۔

غرض یہ آیت اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ مسلمانوں کے لئے کیسے فخر کی بات ہے۔... اکمال سے یہی مطلب نہیں کہ سورتیں اتار دیں بلکہ تکمیل نفس اور تطہیر قلب کی، وحشیوں سے انسان پھر اس کے بعد عقل مند اور با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنادیا۔ اور تطہیر نفس، تکمیل اور تہذیب نفس کے مدارج طے کرادئے۔ اور اسی طرح پر کتاب اللہ کو بھی پورا اور کامل کر دیا یہاں تک کہ کوئی سچائی اور صداقت نہیں جو قرآن شریف میں نہ ہو۔ میں نے اگنی ہوتری کو بارہا کہا کہ کوئی ایسی سچائی بتاؤ جو قرآن شریف میں نہ ہو مگر وہ نہ بتا سکا۔ ایسا ہی ایک زمانہ مجھ پر گزرا ہے کہ میں نے بائبل کو سامنے رکھ کر دیکھا جن باتوں پر عیسائی ناز کرتے ہیں وہ تمام سچائیاں مستقل طور پر اور نہائت ہی اکمل طور پر قرآن مجید میں موجود ہیں۔

(الحکم جلد 10 نمبر 27 مورخہ 31 جولائی 1906ء)

اگر قرآن سورۃ الانعام میں حضرت ابراھیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت نوحؑ، حضرت داوٗدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت الیسعؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت لوطؑ کے ہدایت یافتہ ہونے کا ذکر کر کے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقۡتَدِهۡ (الأنعام :91) کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی پس آپ ﷺ ان سب کی ہدایت کی پیروی کریں تو گویا ہمارے نبی ﷺ ان تمام کی ہدایات کے جامع ہیں جو ہدایت ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ملی وہ سب ہدایت آپ ﷺ میں جمع ہیں۔ آپ ﷺ ابراہیم کی طرح ابو الانبیاء بھی ہیں (چوں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار) ابراہیمؑ ساتویں آسمان پر ہیں اور آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر۔ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کو حضرت اسحاقؑ کی والدہ سے بہتر بشارت دی گئی۔ آپ ﷺ کے اسباط حضرت یعقوبؑ کے اسباط سے کہیں بہتر تھے۔ حضرت نوحؑ کے طوفان سے بہت زیادہ سخت آپ ﷺ کی مخالفت کا طوفان تھا۔ آپ ﷺ کی عبادات اور آپ ﷺ کا جہاد حضرت داوٗدؑ سے بہت بڑھ کر تھا۔ آپؐ کی حکومت اور علم حضرت سلیمانؑ سے زیادہ وسیع تھے اور آپ ﷺ کا رعب کا دائرہ حضرت سلیمانؑ کے رعب کے دائرہ سے بہت زیادہ وسیع تھا۔ آپ ﷺ کو حضرت ایوبؑ سے زیادہ متنوع شدائد پر صبر کرنا پڑا۔ حسن یوسفؑ سے آپ ﷺ کا حسن درجہا خوبصورت تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت سے آپ ﷺ کی شریعت کئی درجہ زیادہ مکمل تھی۔ آپ ﷺ کے ہارون نے آپ کی غیر حاضری میں آپ کی قوم کو ہدایت سے ہٹنے نہ دیا۔ حضرت اسماعیل صادق الوعد تھے مگر آپ کے وعدے آج تک پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت الیسعؑ قوم کو اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّتَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ (الصافات:126) کہہ کر سمجھاتے رہے مگر قوم نے کم ہی آپؑ کی بات مانی مگر آپ ﷺ نے اپنی قوم کو بتوں کی غلامی سے نکال کر چھوڑا۔ حضرت یونسؑ نے اپنی بستی کو مایوس ہو کر چھوڑ دیا تھا مگر بستی ایمان لے آئی۔ آپ ﷺ نے بستی میں جا کر اپنی صداقت، شفقت اور عفو کے ذریعہ منوائی۔ حضرت لوطؑ کی قوم ایک خاص قسم کی اخلاقی بے راہ روی میں ملوث تھی غرض آپ ﷺ ان تمام ہدایت کے جامع تھے جو ان سب انبیاء میں پائی جاتی تھی۔

(کان خلقہ القرآن حصہ دوم صفحہ 47، 48)

حضرت موسیٰؑ کی تعلیم صرف بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کے لئے ہے، حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی سوا کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ وید صرف اونچی جاتی کے لئے ہے۔ شودر اگر سن لے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے۔ بدھ کی تعلیم کا زمانہ عورت کے بھکشو بننے کی وجہ سے نصف رہ گیا۔ دنیا کا کوئی نبی یا رسول ہمیشہ کے لئے، ہر زمانہ کے لئے بھیجے جانے کا اعلان نہیں کرتا۔ صرف ہمارے نبی ﷺ ہمیشہ کے لئے اور ہر رنگ کے لئے، ہر زبان بولنے والوں کے لئے، ہر نسل سے تعلق رکھنے والے کے لئے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس کا اعلان کرتے ہیں کہ مجھ سے پہلے نبی صرف اپنی قوم کے لئے بھیجا جاتا تھا مگر مجھے تمام لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (کان خلقہ القرآن حصہ دوم صفحہ 60)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بلا شبہ ہمارے نبی ﷺ روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تأخّر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ ﷺ پر ختم ہو گئے۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 207)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔

(رسالہ الوصیۃ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 311)

ختم نبوت کا ایک معنی دیگر انبیاء کی تصدیق بھی ہے۔ اسلام عیسائیت کی طرح اپنی معصومیت اور افضلیت ثابت کرنے کے لئے بقیہ تمام انبیاء کو گناہگار نہیں قرار دیتا بلکہ آپ ﷺ نے اپنے کشوفِ صادقہ اور اپنی زبان مبارک سے بھی رسولوں کی تصدیق فرمائی اور اپنے ماننے والوں کے لئے لازمی قرار دیا اَنۡ نُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ کہ وہ اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائیں اور معروف انبیاء کے نام لے کر روحانی آسمان کی بلندیوں میں ان کے مدارج عالیہ بیان فرمائے۔ (کان خلقہ القرآن حصہ اول ص 123)

8۔ سِرَاجًا مُّنِيۡرًا:

قرآن کریم آپ ﷺ کو سِرَاجًا مُّنِيۡرًا (الاحزاب:47) ٹھہراتا ہے اور ایسا چراغ قرار دیتا ہے جس سے دوسرے چراغ روشن ہوتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد کسی مذہب کے پیروکار نے یہ دعویٰ ہی نہیں کیا کہ وہ اپنے مذہب کے رسول اور نبی کے فیض سے اور اس کی محبت اور اتباع سے اللہ تعالیٰ کے مصفّٰی مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا گیا ہے اور روحانی عالم کے بلند ترین مقامات اس کو عطا کئے گئے ہیں۔ مگر ہمارے نبی ﷺ کی وفات کے بعد ہر صدی میں ایسے بزرگ اٹھتے رہے جو یہ دعویٰ کرتے رہے کہ آپ ﷺ کی اتباع اور محبت اور اطاعت کے نتیجہ میں ان سے خدا بولتا ہے اور آپؐ کی پیروی کے طفیل ان کو روحانی مقامات پر فائز فرماتا ہے۔

(کان خلقہ القرآن صفحہ 67)

رسول کریم ﷺ کی بعثت روحانی اندھیروں کے وقت میں ہوئی۔ آپ ﷺ کے وجود باجود سے دنیا اندھیروں سے اجالوں کی طرف آئی، تاریک دل روشن ہوئے، صدیوں کے مردے زندہ ہوئے، روحانی غلاظتوں میں پڑے ہوئے سونے کی ڈلیوں کی مانند ہو گئے، وحشی بااخلاق اور پھر باخدا ہوئے، علم و آگہی کا ایک نیا دَور شروع ہوا جسے آج کی ترقی یافتہ دنیا کی بنیاد کہا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

’’سارا قرآن اوّل سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسول اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دنیا کی روح میں مر چکی تھیں اور فساد روحانی نے برّ و بحر کو ہلاک کر دیا تھا تب اس رسول نے آ کر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔ وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنا فی اللہ ہو کر صدق اور راست بازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے۔... وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا جس نے ایسے اتمّ اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے آنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی۔ اور اس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی روحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں میں سے نکل آیا اور بشارت وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا (النصر:3) تمام جزیرہ عرب پر اثر انداز ہو گئی۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 204 تا 207)

رسول کریم ﷺ کی دعائیں اور ان کی قبولیت کے اثرات بنی نوع پر اس طرح پڑتے رہے جیسے روشن چراغ نہ صرف اپنی روشنی سے بلکہ دوسرے چراغوں کو بھی روشن کر کے ماحول کی روشنی میں کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔

قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے کہ اُدۡعُوۡنِىۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَـكُمۡ (المؤمن:61) کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو اس ارشاد کی تعمیل میں دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا کی قبولیت کے نظاروں میں سب سے بڑھ کر ہمارے نبی ﷺ کی زندگی نظر آتی ہے۔

آپ ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10، 11)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اس جگہ آپؐ کا نام چراغ رکھنے میں ایک اور باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپؐ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ ظلمت کی انتہا کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دے کر بھیجتا ہے اور اس کے کلام میں تأثیر اور اس کی توجہ میں جذب رکھ دیتا ہے۔...

(الحکم جلد 12 نمبر 41 مورخہ 14/جولائی 1908ء)

(.....................جاری ہے)

☆☆☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

یاران تیزگام

احمد علی۔ منشی فاضل، ادیب فاضل

بیرون ملک بچوں کے پاس رہتے ہوئے، موسم اچھا، پانی اچھا، مٹی بھی زرخیز۔ اپنا شغل مطالعہ کرنا اور کچھ سیکھتے رہنا ہے۔ یہاں بچے اپنے اپنے سکولوں میں اور ان کے ماں باپ اپنے روزگار اور معاملات خانگی کی بجا آوری میں گھر سے باہر مصروف البیع ہیں۔ ہم ماضی اور حال کے تصورات میں محو ہو کر اپنا حال خوشحال رکھتے ہوئے یاران تیزگام کے تصور میں بیٹھے تھے کہ اُن ساتھیوں کی صورتیں، شکلیں ذہن میں اُبھرتی آئیں جو علائق دنیا سے آزاد ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ تب ''اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر'' فرمان نبوی سامنے آ گیا۔

اوّلیت اپنے ہمجولیوں میں سے اُن دوست کو دینا موزوں سمجھا جن سے ربوہ منتقل ہو کر سب سے پہلے نہ صرف تعارف بلکہ رفاقت نصیب ہوئی۔

1۔ یہ ہیں مکرم و محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب ایم اے بی ایڈ مرحوم و مغفور

30،31/اگست 1961ء کی بات ہے۔ خاکسار ملازمت سے مستعفی ہو کر پہلی بار تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ملازمت اختیار کرنے کے لئے ربوہ آیا تھا۔ چنانچہ برادرم اللہ بخش صادق صاحب کے بتائے ہوئے ایڈریس کے مطابق مغرب سے کچھ دیر پہلے محلہ دارالنصر غربی پہنچا تو ایک کمرہ کے مکان اور چھوٹے سے صحن میں برادرم محترم بشارت احمد صاحب اور اللہ بخش صاحب کھانا تیار کر کے کھانے ہی والے تھے۔ دونوں بشاشت اور کھلے بازوؤں سے مجھے ملے اور اپنے ساتھ کھانے میں شامل کرلیا اور میرے لئے ایک چارپائی کا انتظام کرلیا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ کسی بڑے بستر کی ضرورت نہ تھی۔ ایک کھیس نیچے اور ایک پائنتی میں رکھنے کے لئے مہیا کر دیا۔ ان دنوں برادرم اللہ بخش صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سٹاف میں شامل تھے۔ غالباً 1962-63ء میں زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں جا داخل ہوئے۔ بشارت احمد صاحب حصہ مڈل میں انگلش پڑھانے پر مامور تھے۔ میرا سارا ٹائم ٹیبل بھی مڈل کلاسز میں تھا۔ گویا سکول کے اوقات میں بھی ماسٹر بشارت احمد صاحب سے قربت میسر رہی اور سکول سے چھٹی کے بعد آپ ہی کا ہم پیالہ و ہم نوالہ رہا۔ ان کی رفاقت میں ایک فائدہ یہ ہوا کہ باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں میری سُستی دور ہوگئی اور ان کے تتبع میں نماز تہجد کی ہمت نصیب ہوگئی۔ وہ بچپن ہی سے نماز تہجد کے بھی عادی تھے۔

آج کے دَور میں نئی نسل کو یہ امر مشکل نظر آئے گا کہ اُن دنوں کھانا پکانے کے لئے زمین پر چولہوں میں لکڑی جلائی جاتی تھی۔ ہم بھی ٹال سے لکڑی لا کر جلاتے تھے۔ ٹال سے لائی ہوئی لکڑی کے (چھوڑے) ٹکڑے بنا کر کام میں لاتے تھے۔ جب چھوڑے ختم ہو جاتے تو مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب کلہاڑے سے موٹی لکڑی رات کو توڑ توڑ کر ٹکڑے بنا لیتے۔ بہت باہمت اور مضبوط اعصاب کے آدمی تھے۔ اس دَور میں ماہ رمضان میں نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں معروف علمائے سلسلہ مثلاً مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، مولانا جلال الدین شمس صاحب، مولانا ظہور حسین صاحب (بخارا) اور مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب باری باری قرآن مجید کے ایک ایک پارے کا درس لفظی ترجمہ اور کسی قدر تفسیر کے ساتھ دیا کرتے تھے۔ ہم (مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم اللہ بخش صاحب اور میں) ایک بجے سکول سے چھٹی کے بعد مسجد مبارک چلے جاتے تھے۔ نمازِ ظہر باجماعت ادا کر کے وہیں مسجد ہی میں بیٹھے رہتے تھے۔ عصر کے بعد درس کا سلسلہ شروع ہوتا جو نمازِ مغرب سے چند منٹ پہلے تک جاری رہتا۔ ہم درس قرآن مجید کے بعد اپنی رہائشگاہ دارالنصر غربی کو روانہ ہوتے۔ ٹاؤن کمیٹی آفس والی جگہ ابھی اُن دنوں خالی پڑی تھی اور آگے پہاڑی میں ایک تنگ سی گزرگاہ بنی ہوئی تھی۔ اُس سے گزر کر دوسری جانب جہاں آجکل جمعداروں کی بستی ہے، وہاں جا اُترتے اور ریلوے لائن کے ساتھ کچی سڑک پر چل کر دارالنصر غربی پہنچا کرتے تھے۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب بہت تیز رفتار تھے اور چلنے کا انداز ایسا تھا۔ بظاہر عام سی رفتار سے چلتے نظر آتے اور ہم دونوں دوڑتے ہوئے ان کا ساتھ دے سکتے تھے۔ گھر پہنچ کر ہم اپنا کھانا بنانے میں لگ جاتے۔ وہ کیا زمانہ تھا، سالن روٹیاں جیسی جلی سڑی کچی پکی ہوتیں، مذاق مذاق میں ہنسی خوشی کھا جاتے اور چارپائیوں پر دراز ہو جاتے مگر ہمارے مستعد اور نماز باجماعت کے عادی ساتھی ہمیں بھی نمازِ عشاء اور نمازِ تراویح ادا کرنے کے لئے لے جاتے تھے۔ واپس آتے تو تنگ چارپائیاں پھولوں کی سیج لگتی تھیں۔ بشارت احمد صاحب تہجد کے لئے اُٹھتے اور ہمیں بھی آواز دے لیتے۔

سحری کا کھانا تیار کر کے کھاتے اور نمازِ فجر کے لئے یہ اللہ والا ہمیں بھی ہمراہ لے کر مسجد اقبال دارالنصر غربی میں باجماعت نماز کے لئے پہنچ جاتا۔ چنانچہ آنمکرم میرے ہمدم، ہمدرد اور ہم پیالہ و ہم نوالہ بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

2۔ اب ایک نہایت صابر و شاکر، جسمانی اور روحانی لحاظ سے توانا ماسٹر محمد صدیق صاحب کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایف ایس سی کیا اور اپنے گھریلو امور کی انجام دہی کی بنا پر یہاں سے واپس گھر جانا پڑا۔ غالباً نَو آبادکاری سکیم کے تحت والد صاحب کو اپنی زرعی زمین کی آبادکاری میں مدد کرنے واپس اپنے چک گئے تھے۔ میرا خیال ہے بہاولنگر 168 مراد میں ان کا زرعی رقبہ تھا اور وہیں بی اے اور بی ایڈ کیا۔ بحیثیت ٹیچر ملازمت کرنے کے لئے ربوہ آئے تو اتفاق سے مجھ سے ملاقات ہوگئی اور دارالعلوم میں کوئی پلاٹ خریدنے کا اظہار کیا۔ یہ بھی کہا کہ پلاٹ فروخت کرنے والے بہت اونچا بولتے ہیں جو قیمت میری استطاعت سے باہر ہے۔ چنانچہ میری تجویز اور راہنمائی میں دارالعلوم جنوبی کے آخر میں ایک پلاٹ دفتر آبادی کمیٹی سے ابتدائی قیمت میں خرید کر جلد ہی گھر بھی تعمیر کرلیا۔ بہت احسان شناس طبیعت پائی تھی۔ میرے اس معمولی سے تعاون کو قدر کی نظر سے دیکھا کرتے۔ ریاضی پڑھانے میں عبور حاصل تھا۔ آج تک صدیق صاحب سے ریاضی پڑھنے والے طلباء ان کا ذکر بہت اخلاص اور ممنونیت سے کرتے ہیں۔

3۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد شاد صاحب۔ ایف اے سی ٹی۔ چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان دریائے چناب کے مشرقی کنارے ایک چھوٹے سے گاؤں کوٹ احمد یار کے رہنے والے تھے۔ نہایت سادہ طبیعت اور دیہاتی طرز تمدّن کا نمونہ تھے۔ اپنے مضمون پر کامل عبور رکھتے تھے۔ پہلی بیوی سے علیحدگی ہو چکی تھی۔ خاکسار سے دوسری شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے ان کی مدد کی اور چوہدری محمد رمضان صاحب کی کنواری بیٹی صدیقہ سے شادی ہوگئی جس سے اُن کو اولاد بھی نصیب ہوئی۔ پہلے تو سائیکل پر روزانہ اپنے گاؤں سے سکول آتے تھے۔ شادی کے بعد دارالعلوم غربی میں اپنا مکان تعمیر کر کے اُس میں آن آباد ہوئے۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ نذیر احمد شاد صاحب وفا شعار اور بے ضرر انسان تھے۔

4۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ ایف اے سی ٹی کی حیثیت سے ربوہ سے باہر سکولوں میں پڑھاتے رہے۔ جب ربوہ کے نواح میں زرعی رقبہ خریدا تو اُس میں اپنا گھر بھی بنایا۔ اپنے بھائیوں اور چچاؤں سے مل کر رقبہ میں ڈیرہ بنایا۔ وہاں سے صبح روزانہ سکول حاضری دیتے۔ نہایت فراخ دل اور دوستوں کے دوست تھے۔ مخلص طبیعت کے مالک تھے۔ مجھ سے دوستانہ اور برادرانہ تعلق تادم زندگی قائم رکھا۔ شوگر کے مریض ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے، عجب آزاد مرد تھے۔

5۔ ماسٹر محمد عبداللہ ملک صاحب۔ موصوف خاکسار کے شاہ پور فارمل سکول میں ٹریننگ کے دوران کلاس فیلو تھے۔ ایک ہی تحصیل بھلوال کے رہائشی ہونے کے ناطے دوستانہ اور قریبی تعلق رہا۔ ٹریننگ کے بعد اپنے گھر احمد یوالہ کے قریب مڈل سکول دودا (ضلع سرگودھا) میں ملازمت کرتے رہے۔ قومیائے جانے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تبادلہ کروا کے آگئے۔ یوں ایک لمبے عرصہ کے بعد پھر آن ملے۔ ٹریننگ کے دوران سکول انتظامیہ نے تحصیل بھلوال سے تعلق رکھنے والے سب پیوپل (pupil) ٹیچرز کو مین ہاسٹل میں کمرے الاٹ کر رکھے تھے اور ہم ہوسٹل فیلو بھی ہو گئے تھے۔ ٹریننگ کے دوران ایک سال کا عرصہ رفاقت رہی۔ مرحوم و مغفور اچھے باذوق آدمی تھے۔ جب ہماری پہلی ملاقات فارمل سکول میں ہوئی، تعارف ہوا تو بہت خوش ہوئے اور ایک شعر پڑھا جو مجھے آج تک یاد ہے۔

خالی مشکیں بھی ہوں، زلف سیاہ فام بھی ہو
مرا دل کیوں نہ پھنسے دانہ بھی ہو دام بھی ہو

ہم دونوں فارمل سکول میں چھٹی کے بعد فارغ وقت میں مل بیٹھتے اور اپنے دیہاتی معاشرہ کی روایات کے مطابق دلچسپ بات چیت ہوا کرتی تھی۔

محکمانہ قواعد و ضوابط کے تحت ہائی کلاسز میں پڑھانے کی اہلیت کا جب ڈپلومہ حاصل کرلیا تو اپنی ملازمت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں منتقل کرا لائے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی بہن سے ان کی شادی ہو چکی تھی اور موصوفہ کا ایک پلاٹ دارالعلوم وسطی میں تھا۔ اس میں اپنا گھر تعمیر کروا کے اس میں اقامت اختیار کی تو میرے محلہ دار بھی بن گئے۔ نمازوں میں مسجد لطیف دارالعلوم وسطی میں ملاقاتیں ہونے لگیں۔ جلد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

6۔ ماسٹر مسعود احمد صاحب۔ ربوہ سارے شہر میں معروف و مقبول شخص تھے۔ تعلیم الاسلام پرائمری سکول میں بحیثیت جے وی ٹیچر لمبا عرصہ پڑھایا۔ محکمانہ قواعد و ضوابط کے تحت پرائیویٹ ایس وی کا امتحان پاس کر چکے تو انہیں حصہ ہائی میں بلا لیا گیا۔

اپنے فرائض منصبی میں بہت مستعد اور طلباء میں مقبول تھے۔ فطری طور پر عجیب ذہن پایا تھا۔ اکثر ہنستے ہنستاتے تھے۔ سائیکل پر اپنے کسی شاگرد کے پیچھے سوار تھے بازار میں ٹانگہ سے ٹکر ہوگئی اور مسعود احمد صاحب سائیکل سے گر پڑے اور جاں بحق ہو گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے۔

7۔ محمد ابراہیم حنیف صاحب۔ اس بھائی کے ابتدائی حالات کا اچھی طرح یاد نہیں۔ ان کے اپنے قول کے مطابق چھوٹے ہی تھے اور ابھی ابتدائی تعلیم (پرائمری) بھی مکمل نہ کی تھی کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ انہوں نے ہمت نہ ہاری اور تعلیم حاصل کرنے میں مسلسل محنت جاری رکھی۔ یہاں تک اپنی والدہ کے دامن سے وابستہ رہے۔ کارکن کی بیوہ ہونے کی حیثیت سے صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے خاوند کو الاٹ شدہ کوارٹر میں ان کی رہائش تھی۔ محمد ابراہیم حنیف صاحب اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ سارے کنبہ کی کفالت کرتے رہے۔ ان نامساعد حالات میں بی اے تک تعلیم بھی حاصل کرلی تھی۔ باعزت روزگار کے پیش نظر بی ایڈ کرنا بلکہ ایم ایڈ کرنا ان کی جہد مسلسل کی دلیل ہے۔ جب جماعت کی طرف سے انہیں بھی پلاٹ الاٹ ہوا تو اُس میں اپنا چھوٹا سا گھر تعمیر کرلیا۔ والدہ کی وفات اور اپنی شادی کے بعد اِس نئے گھر میں آن آباد ہوئے۔ ان کے مکان سے ملحق ایک کنال میں مسجد خلیل تعمیر ہوگئی تو بہت مسرت و شادمانی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا۔ ایک بیٹا محمد شعیب طاہر واقف زندگی خدمت دین کی اہم ذمہ داری ادا کر رہا ہے اور بڑا بیٹا محمد اسحاق ناصر لندن میں حسب استطاعت بعض جماعتی اور دینی امور بجا لا رہا ہے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے جس گاؤں کے ان کے آباء و اجداد رہنے والے تھے، اس کا نام سارچور تھا۔ اس مناسبت سے محمد ابراہیم سارچوری کے نام سے جانے اور بلائے جاتے تھے۔ محمد ابراہیم صاحب نے اپنی والدہ اور چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش اور نشوونما کی خدمات کو اللہ تعالیٰ نے قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور اُن کا انجام بھی بہت بہتر فرمایا۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا، روزہ افطار کر کے باہر چل پھر رہے تھے کہ دل کا جان لیوا دورہ پڑا اور اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

8۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب کی وفات کے بعد ان کا ذکر خیر میری طرف سے اخبار الفضل ربوہ میں شائع ہو چکا ہے۔ محلہ دارالعلوم کے ابتدائی آبادکاروں میں ملک محمد اعظم مرحوم میرے ساتھ دامے، درمے، سخنے، قدمے شامل رہے ہیں۔ سیلف میڈ آدمی تھے۔

9۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر مرحوم و مغفور۔ اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے یاران تیزگام سے بلند تھے۔ مگر ان کا ہم پر حق ہے کہ ہم انہیں یاد رکھیں۔ چنانچہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اُن کا ذکر خیر بھی ہو جائے۔

آنمحترم سے میری پہلی ملاقات بہت دلچسپ ہے۔ وہیں سے اُن کا ذکر شروع کرتا ہوں۔ ستمبر 1961ء میں گرمیوں کی چھٹیوں کے فوراً بعد جب خاکسار اپنے گاؤں کے قریب بھابڑا مڈل سکول سے مستعفی ہو کر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں حاضری دینے کے لئے پہنچا اور ہیڈ ماسٹر محترم میاں محمد ابراہیم صاحب نے انٹرویو کے لئے بلایا۔ دوران انٹرویو فرمایا کہ سردست ہم آپ کو حصہ پرائمری میں رکھیں گے۔ صدر انجمن سے آپ کی تقرری کی منظوری آنے کے بعد حصہ ہائی میں لے آئیں گے۔ میں نے برجستہ کہا یہ یقین دلائیں کہ مجھے بطور ٹیچر ملازم رکھ لیا گیا

ہے تو بیشک وہاں گیٹ پر چوکیدار بٹھا دیں۔میرا یہ جواب انہیں پسند آیا اور خوش ہو کر کہا آپ چل سکیں گے، ٹھیک ہے۔ چنانچہ صرف ایک دن حصہ پرائمری میں اُن کے آرڈر سے حاضری دی۔ دوسرا یا تیسرا دن ہوگا، تو مددگار کارکن بابا فیروزدین کو چٹ دے کر بھجوایا اور مجھے حصہ ہائی میں بلوالیا۔ساتویں اور آٹھویں کا ٹائم ٹیبل مجھے الاٹ کیا۔ مرحوم بڑے تجربہ کار اور مردم شناس تھے۔سکول ٹائم میں راؤنڈ کے لئے نکلتے اور اندازہ لگاتے کون کون سا ٹیچر کس طرح اپنا مضمون پڑھا رہا ہے اور کلاس کو کیسے کنٹرول کیا ہوا ہے۔ غالباً اسی تأثر کی بنا پر مجھے آٹھویں (اے) اور آٹھویں (سی) میں اردو پڑھانا سپرد کیا۔ان سیکشنوں کے کمرے اُن کے دفتر سے بائیں جانب سامنے ہی تھے۔میرا اردو پڑھانا پسند آیا ہوگا۔تو ایک دن مجھے دفتر بلا کر فرمایا۔ میری بیٹی امۃ القیوم نے آٹھویں جماعت کا بورڈ کا امتحان دینا ہے، کسی خالی وقت میں میرے گھر آکر اُسے امتحانی پرچوں کی تیاری کرادیا کریں۔ گویا مجھے قابل اعتماد گردان کر گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ ہاں تو مرحوم کی ایک نوازش کا تذکرہ تو سب سے پہلے ضروری تھا۔وہ یہ کہ مجھے ابتداء ہی میں بورڈنگ ہاؤس میں بطور ٹیوٹر لگا دیا اور سکول کے کوارٹر میں سے ایک کوارٹر رہائش کے لئے الاٹ کردیا جو ابتدائی ایام میں بے فکری اور سکون کا باعث بنا گویا اپنی ہمسائیگی میں رکھنا بھی پسند کیا۔

میاں محمد ابراہیم صاحب کو انگلش پڑھانے میں عبور حاصل تھا جو ساری جماعت میں تسلیم کیا جاتا تھا۔اسی بنا پر خاندان حضرت اقدسؑ میں مردوں، عورتوں، چھوٹے بڑوں کے استاد تھے۔خصوصاً حضرت مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کو بھی انگلش پڑھائی تھی۔آپ کی بہت قدرومنزلت فرمایا کرتی تھیں۔سکول سے ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کو مبلغ کی حیثیت سے امریکہ بھجوادیا۔ایک عرصہ فریضۂ تبلیغ وتربیت بجالانے کے بعد واپس بلوالئے گئے۔جماعت کی طرف سے الاٹ شدہ محلہ دارالعلوم میں ایک کنال کے پلاٹ میں اپنا گھر تعمیر کرواکے اُس میں آبسے تھے اور اولاد کی جانب سے اللہ نے سکون اور بے فکری عطا فرمائی تھی۔اپنے ہی مکان میں ایک باعزت اور لمبی عمر گزار کر راہی ملک عدم ہوئے۔ اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔آمین

10۔ ماسٹر محمد ہارون خان صاحب۔ ایم اے ایم ایڈ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں سینئر ٹیچر تھے۔اپنی گوناگوں صلاحیتوں کی بنا پر اساتذہ اور طلبا میں ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔انگلش پر خاصی کمانڈ تھی۔آپ نے انگلش کے ابتدائی ٹینس (Tenses) سکھانے کا خاص طریقہ تیار کرلیا تھا۔جن کو سیکھ کر انگلش گرائمر میں کمزور طلباء بھی یہ مشکل مضمون جلد سمجھ لیتے تھے۔خوش مزاج اور محفل آراء آدمی تھے۔ ایف اے لیول میں بھی انگلش اتنی عمدہ پڑھاتے تھے کہ طلبا اور طالبات کا ان کی طرف تانتا بندھا رہتا تھا۔ ہمارے محلہ دارالعلوم میں اپنا گھر بنا کر دوسری منزل میں ٹیوشن سنٹر بنایا ہوا تھا۔ جہاں تختہ سیاہ پر ٹینسز (Tenses) سکھاتے تھے۔عمر کے آخری ایام میں یہ گھر اپنے بیٹے موسیٰ کو دے کر خود دارالنصر میں مسجد اقبال کے قریب نیا مکان بنا کر اُس میں رہائش پذیر تھے۔وہیں اللہ کو پیارے ہوگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

11۔ برادرم محمد بخش صاحب۔ ایم اے، ایم ایڈ۔ ہم دونوں لنگاہ قبیلہ کے فرد ہیں۔گاؤں میں نہ صرف ہمسایہ تھے بلکہ چھٹی ساتویں جماعت تک ہم جماعت (کلاس فیلو) بھی تھے۔ یہ ابتدائی اور بچپن کا تعلق بڑے ہو کر بھی قائم تھا۔ میرے والد صاحب وفات پاچکے تھے اور اقتصادی طور پر میں محمد بخش سے کمزور ہونے کی بنا پر مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکا اور وہ مڈل بھابڑا سکول میں پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے بھلوال ہائی سکول میں داخل کروادیئے گئے۔میٹرک پاس کر چکے تو گورنمنٹ کالج سرگودھا میں داخل ہو کر ایف اے پاس کیا۔اس دوران انہیں خاندانی طور پر بعض مقدمات پیش آئے اور برادرم محمد بخش نے آرمی جوائین کرلی (فوج میں بھرتی ہوگئے) اسی دوران ان کے والد صاحب، چچا اور ایک چچازاد کے قتل کا واقعہ ہوگیا تو آرمی سے فراغت لے لی۔ان حالات میں بھی مزید تعلیم کا شوق دل میں اُبھرا تو بی اے میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جاداخل ہوئے۔ پہلا سال تو ہوسٹل میں رہائش رکھی۔ بی اے کے آخری سال میں محلہ دارالنصر میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر اُس میں رہ کر پڑھتے تھے اور تنور سے روٹی سالن لے کر کھالیا کرتے تھے۔تنور والوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ محمد بخش صاحب کو دے دیا اور برادرم محمد بخش صاحب شادی کر کے دلہن کو اپنے گھر ادرحماں لے آئے۔ بی اے پاس کر لینے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ملازمت شروع کردی اور ہائی سکول کے سامنے ہی ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لے کر اس میں رہائش رکھ لی۔

گرمیوں کی چھٹیوں میں گاؤں آتے تو ہم دونوں اکٹھا ہی رہا کرتے۔ کھانا پینا اکٹھا ہوتا۔ اسی دوران دسمبر 1958ء میں میری شادی میں شامل ہوئے اور ایک خاصی رقم مجھے قرضہ حسنہ بھی دی۔ جب میرا پہلا بیٹا نصیر احمد قریباً سال ڈیڑھ سال کا تھا اور ہم عزیز نصیر احمد کو حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اُسے خدمت دین کے لئے وقف کر چکے تھے اور اس کی تعلیم وتربیت کی فکر میں تھے تو برادرم محمد بخش مرحوم گرمیوں کی چھٹیوں میں گاؤں آئے اور ہمارے ہی گھر دونوں مل کر ناشتہ کر رہے تھے تو میں نے اُن سے اپنے بیٹے کے وقف اور تعلیم وتربیت کے لئے فکرمندی ظاہر کر کے مشورہ کیا کہ اگر مجھے بھی تعلیم السلام ہائی سکول ربوہ میں بحیثیت ٹیچر ملازمت مل جائے تو ہم ربوہ منتقل ہوجائیں گے۔ میری اہلیہ صاحبہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر باجی بھی متفق ہوں تو! انہوں نے جواباً کہا بھائی جی اور کیا چاہئے اگر یہ ہوجائے تو۔محمد بخش مجھ سے کہنے لگے۔ پکی بات کرو۔ یہ نہ ہو کہ میں ہیڈ ماسٹر صاحب سے سکول میں تیری تعیناتی کی بات کرلوں اور تم مکر جاؤ۔ میں نے کہا پکی بات کر رہا ہوں۔ یقیناً حاضر ہوجاؤں گا۔ کہا میرے پیغام کا انتظار کرنا۔ چنانچہ واپس ربوہ جاکر مجھے فوراً پہنچنے کا خط لکھا اور میں حسب وعدہ حاضر ہوگیا۔اپنے گھر ٹھہرایا اور یکم ستمبر 1961ء کو مجھے ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ملا کر عرض کیا کہ یہ ہے برادرم احمد علی (ایس وی) علم اردو۔ گویا ان کی وساطت سے اور برادرم اللہ بخش صاحب کی تائید اور سفارش سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ٹیچر کی حیثیت سے ربوہ میں رہنے کے لائق ہوگیا۔ یوں برادرم مرحوم ومغفور کا احسان مند ہوں۔ 1969ء دسمبر کے جلسہ سالانہ کے دوران اُن کی وفات ہوئی تو میں نیو کیمپس تعلیم الاسلام کالج میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت سے کچھ وقت اپنے ساتھیوں (محترم پروازی صاحب، وغیرہم) سے اجازت لے کر محمد بخش کے گھر پہنچا اور برادرم مرحوم کے غسل اور کفن دفن کے انتظامات کئے۔ان کے عزیز واقارب کو اطلاعات پہنچانے کا انتظام بھی کیا۔

جلسہ سالانہ 1969ء کے آخری دن نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک میں ان کی میت لے جاکر جنازہ پڑھا اور اپنے ہاتھوں ان کو لحد میں اُتار کر یار تیز گام سے یارانے کا فرض ادا کیا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں بلند تر مقام عطا فرمائے۔آمین۔ مرحوم ومغفور کے ساتھ بہت سی حسین اور دلچسپ یادیں وابستہ ہیں۔

12۔ ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب۔آپ مولوی فاضل ہونے کے طفیل گورنمنٹ سکولوں میں عربی ٹیچر کی حیثیت سے سروس کرتے رہے جب تعلیم الاسلام ہائی سکول قومیا لیا گیا تو تبادلہ کرواکے ربوہ ہائی سکول میں آگئے۔ بہت شریف النفس اور اپنے مضمون پر حاوی تھے۔روزانہ احمد نگر سے آکر سکول حاضری دیا کرتے تھے۔ احمد نگر جماعت کے صدر بھی تھے۔

13۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب رجوعہ والے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک پاس کر چکنے کے بعد تعلیم الاسلام کالج سے بی ایس سی فزکس میں کی۔ باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے اور کالج کی الیون ٹیم میں شامل تھے۔اپنے اساتذہ کی نظر میں اپنی فرمانبرداری اور شرافت کی بنا پر مقبول تھے۔تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آٹھویں سے دسویں تک مجھ سے پڑھا تھا۔ریاضی فزکس میں مہارت حاصل تھی۔محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی تو محکمانہ ترقی کرتے کرتے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر پہنچ گئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول کانڈیوال میں کچھ عرصہ تبادلہ ہوگیا اور رجوعہ ہی سے ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ کیونکہ کچھ عرصہ پہلے موٹر سائیکل کے حادثہ میں ریڑھ کی ہڈی کو نقصان پہنچ گیا تھا اس لئے مزید سروس کرنے میں مشکل محسوس کرتے تھے۔ اسی بنا پر ماسٹر بشیر احمد رجوعہ والے کے نام سے مشہور ہوگئے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ریاضی اور فزکس کی ٹیوشن پڑھاتے رہے۔ میرے بچے بھی ان کے پاس ٹیوشن پڑھنے لگے تو ان سے ٹیوشن نہ لیتے۔ یہ کہہ کر کہ آپ میرے ایک پیارے استاد صاحب کے صاحبزادے ہو۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات اپنے قرب میں بلند سے بلند تر فرمائے۔آمین

☆☆☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 27ستمبر 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم ڈاکٹر چوہدری نصیر الدین احمد صاحب۔ڈینٹل سرجن (یوکے) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم ڈاکٹر چوہدری نصیر الدین احمد صاحب۔ ڈینٹل سرجن (یوکے)

25 ستمبر 2018ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم ماسٹر عبدالرحمٰن خاکی صاحب مرحوم آف مری کے بیٹے تھے جنہوں نے 1911ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام سے متأثر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ 1960ء میں پاکستان سے ڈینٹسٹری کی تعلیم مکمل کی اور یوکے شفٹ ہوگئے۔ لمبا عرصہ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کے ساتھ کام کیا اور احمدی احباب کا علاج بھی کرتے رہے۔ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمت گزار، منکسر المزاج اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بزرگوں کا بہت احترام کرتے اور ان کی خدمت بجالانے کو سعادت سمجھتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم جلال الدین اکبر سعدی صاحب کے خالو تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ حمیدہ خاتون صاحبہ (میلبورن آسٹریلیا) اہلیہ محترم عبدالرشید رازی صاحب مرحوم سابق مبلغ افریقہ وفجی

19 ستمبر 2018ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ چھ سال تنزانیہ میں گزارے اور وہاں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ پہلے آسٹریلیا چلی گئی تھیں اور وہاں میلبورن میں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھیں۔آپ بڑی صابرہ، شاکرہ اور بہت نیک مخلص، دعا گو اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

2۔مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم (کراچی)

20اگست 2018ء کو89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کی نواسی، مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت جھنگ وملتان کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی چھوٹی بہن تھیں۔ اپنے میاں کے ساتھ خدمت خلق اور تبلیغ کے میدان میں بھرپور معاونت کرتی رہیں۔ بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ 1974ء میں میاں کے ساتھ مل کر ملکی حالات کا بڑی استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور تمام خاندان کو بھی ایک لڑی میں پرو کر رکھا ہوا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔مکرمہ امۃ النصیر چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ایاز محمود صاحب (قادیان)

30/اگست 2018ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ محترم چوہدری منظور احمد صاحب درویش مرحوم کی بیٹی اور محترم غلام نبی صاحب درویش کی بہو تھیں۔ انتہائی صابرہ، شاکرہ، ملنسار، منکسر المزاج، مہمان نواز، بنی نوع کی ہمدرد، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والی خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ جلسہ سالانہ اور لجنہ کے دیگر پروگراموں میں آب رسانی کی ڈیوٹی سرانجام دیتی رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرم ادریس احمد سون صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب (پاک عرب سوسائٹی فیروز پور۔لاہور)

21جون 2018ء کو68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے دادا حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحبؓ (آف سیالکوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کیا

باقی صفحہ نمبر15 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ برازیل کے 25ویں (سلور جوبلی) جلسہ سالانہ 2018ء کا بابرکت و کامیاب انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

نماز تہجد، دروس اور مختلف موضوعات پر ٹھوس علمی و تربیتی تقاریر۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے نمائندگان کی شرکت۔

رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ مبلغ انچارج برازیل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا پچیسواں، سلور جوبلی، جلسہ سالانہ مورخہ 05-06 مئی 2018ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جلسہ سالانہ میں مدعو کرنے کے لئے ایک دعوت نامہ تیار کیا گیا جسے مختلف ذرائع سے لوگوں تک پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ زبانی۔ ٹیلی فون۔ وٹس ایپ اور بذریعہ ای میل بھی بہت سے افراد کو دعوت دی گئی۔ اخبارات سے بھی رابطہ کیا گیا اور تفصیلی انٹرویوز دیئے گئے۔ چنانچہ دو مقامی اخباروں Tribuna de Petropolis اور Diario de Petropolis نے جلسہ سے قبل اور بعد میں بھی جلسہ سے متعلق رپورٹس کو اپنی اشاعت میں شامل کیا۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے کئی وقارِ عمل کئے گئے جس میں مشن ہاؤس کی تزئین و آرائش کی گئی۔ اسی طرح ضیافت اور لنگر خانہ کا انتظام گزشتہ سالوں کی طرح کیا گیا۔ امسال لنگر خانہ کے انچارج مکرم لطیف احمد طاہر صاحب تھے جو آسٹن امریکہ سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے تمام امور بڑی محنت اور حسن انتظام سے سرانجام دیئے۔

اس سال جلسہ سالانہ برازیل کا مرکزی عنوان ’’اللہ تعالیٰ کا شکر اور انسانیت کی خدمت‘‘ تھا۔ اس جلسہ کی سب سے اہم بات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام تھا۔ یہ پیغام انگریزی زبان میں ہے جس کا اردو اور پرتگیزی زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس پیغام کا اردو مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔

خصوصی پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیارے احباب جماعت احمدیہ برازیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ 5 تا 6 مئی 2018ء اپنا پچیسواں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے اس جلسہ کو کامیاب کرے اور تمام شاملین کو اس منفرد اور مقدس مذہبی اجتماع میں شامل ہونے کے باعث بے انتہا روحانی فوائد اور برکات حاصل کرنے والا بنائے۔

آپ کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ جلسہ کی بنیادی غرض افراد جماعت کے تعلق باللہ کو بڑھانا، ان کے دینی علم و فہم میں اضافہ کرنا، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اسے زندگی کا مستقل حصّہ بنانا، اپنے آپ کو اس عارضی دنیا کی خواہشات اور لغویات سے بچانا، مخلوق خدا سے محبت، پیار اور بھائی چارہ میں ترقی کرنا اور ان اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی تمام تر قوّتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانا، اور سب سے بڑھ کر ہمارا یہ عہد کرنا ہے کہ ہم اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے۔

اس لئے اس جلسہ کے دوران فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کے علاوہ آپ کو مسلسل ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہئے۔ آپ کے خیالات پاک ہوں اور آپ کی نیّتیں خدا تعالیٰ کی طرف مبذول ہوں۔ اس کے نتیجہ میں آپ ہر قسم کی برائی سے بچیں گے۔ یہی عبادت کا اصل مقصد ہے۔ ذکر الٰہی انسان کو فرض نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اگر ایک شخص باقاعدگی سے عبادت بجالائے تو یہ بات اسے ذکر الٰہی کی طرف متوجہ کرے گی۔ اس لئے باقاعدگی سے پانچ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ساتھ آپ کو مسلسل اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی سعی کرنی ہوگی اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں مزید بہتری پیدا کرنی ہوگی۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

ہمیشہ ان مقاصد کو ذہن نشین رکھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کا قیام فرمایا تھا۔ اسی طرح آپ کو بیعت کے تقاضے پورا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے جو وضاحت کے ساتھ ان الفاظ میں بیان ہوئے ہیں:

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 196)

مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے کثرت سے دیکھیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کو سنیں۔ اس سے صرف آپ کا دینی علم ہی نہیں بڑھے گا بلکہ خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ آپ کا وفا اور تعلق بھی مضبوط ہوگا۔ ہمیشہ آپ اپنے بچوں کو بھی خلافت کی برکات کے بارے بتائیں اور انہیں ترغیب دلائیں کہ وہ ہمیشہ خلیفۂ وقت سے اخلاص کا تعلق قائم رکھیں۔ یقیناً آج اسلام کا احیاء اور دنیا میں امن کا قیام نظامِ خلافت سے وابستگی سے ہی ممکن ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ اس مقدّس نظام کی قدر کرنی چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ آپ خود بھی اور آپ کی آنے والی نسلیں بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی، ڈھال اور حفاظت کے اندر رہنے والی ہوں۔

تبلیغ ہر احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے آپ کو مستعدی سے اسلام اور احمدیت کا پیغام برازیل اور جنوبی امریکہ کے لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ یہ کام بجالاتے ہوئے آپ کو وطن سے محبت کا اظہار کرنا ہوگا اور ملک کا اچھا اور باوفا شہری بننا ہوگا کیونکہ یہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیم ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں بڑھائے۔ اللہ کرے کہ آپ اپنی زندگیوں کو حقیقی طور پر تبدیل کر کے نیکی، اعمال صالحہ اور اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے میں بڑھنے والے ہوں۔ اللہ آپ سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج برازیل جلسہ سالانہ برازیل کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے

....

پہلا روز 05 مئی 2018ء بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا آغاز پرچم کشائی کی پروقار تقریب سے ہوا اور خاکسار نے لوائے احمدیت اور مکرم لطیف احمد طاہر صاحب نے برازیل کا قومی پرچم لہرایا اور آخر پر خاکسار نے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب نے تلاوت کرنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم گل بخت رضا صاحب نے ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور پھر اپنی افتتاحی تقریر میں شکر کے مطلب اور اس کی اہمیت پر تقریر کی اور احباب جماعت کو حضور انور کے روح پرور پیغام پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد خاکسار کو اپنی گزارشات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کرنے اور افراد جماعت کو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے استقبال و مہمان نوازی کے حوالہ سے بعض امور پیش کرنے کی توفیق ملی۔

افراد جماعت کی دلچسپی کے لئے چند دلچسپ مقابلے بھی کروائے گئے جس میں سب نے شوق سے حصہ لیا اور اختتامی اجلاس میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دئے گئے۔

پہلا روز۔ پروگرام مستورات

امسال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر الگ سے لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہوا۔ پہلے روز کا اجلاس مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برازیل کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ ندا ندیم صاحبہ نے کی۔ نظمیں مکرمہ طاہرہ ثمینہ صاحبہ اور مکرمہ مبشرہ رضا صاحبہ نے ترنم کے ساتھ پڑھیں۔ مکرمہ ناعمہ وسیم صاحبہ کو حدیث النبی ﷺ اور مکرمہ عقیلہ یاسمین صاحبہ اور مکرمہ گیدا (Guida) صاحبہ کو ملفوظات میں سے ایک اقتباس پڑھنے کی توفیق ملی۔ پہلی تقریر میں مکرمہ نادیہ نواز صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے ثمرات بیان کئے۔ دوسری تقریر مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ نے کی جس میں انہوں نے لجنہ ممبرات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

... ...

پہلے روز کا دوسرا اجلاس مکرم لطیف احمد طاہر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے کی۔ نظم عزیزم تکریم احمد ظفر نے ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حدیث عزیزم مزمل کلیم نے پڑھ کر سنائی اور ملفوظات مکرم اقبال احمد صاحب نے پڑھنے کی سعادت پائی۔ اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم شاہد محمود صاحب کی تھی جس میں انہوں نے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ پر بات کی۔ بعد ازاں دوسری اور آخری تقریر میں صدر مجلس مکرم لطیف احمد طاہر صاحب نے افراد جماعت کو نظام جماعت سے تعلق رکھنے کی نصیحت کی۔

دوسرا روز 06 مئی بروز اتوار

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس میں لوکل افراد کے علاوہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے 4 نمائندگان اور ایک کونسل ممبر نے بھی شرکت کی۔ افراد جماعت اور مقامی لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد پہلی بار جلسہ سالانہ میں شریک ہوئی۔ امسال مقامی افراد کی حاضری تقریباً 100 رہی۔

اختتامی اجلاس خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کا آغاز مکرم شاہد محمود صاحب نے تلاوت

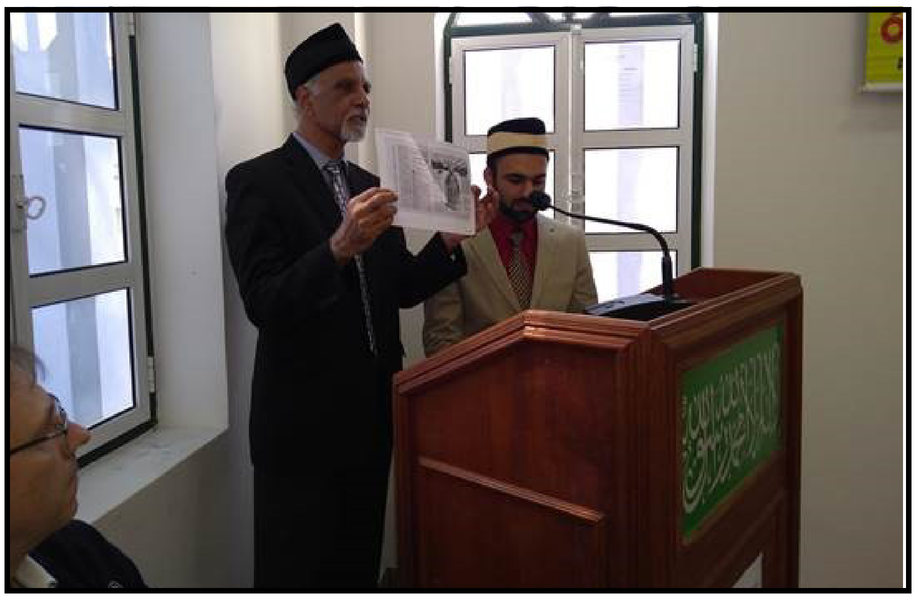

مکرم لطیف احمد طاہر صاحب تقریر کے دوران امریکہ کے ایک اخبار کا تراشہ دکھا رہے ہیں

قرآن کریم سے کیا جس کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ مکرم ندیم طاہر صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنّم سے پڑھا اور اسکا ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سعید احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

اس اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغام ایک بار پھر سنایا گیا۔ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب کو یہ پیغام پڑھ کر سنانے کی سعادت ملی۔ بعدازاں انہوں نے اپنی تقریر میں اسلام اور احمدیت کا تعارف پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے اپنی تقریر میں تفصیل سے ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ عالمی امن کے لئے کیا کیا کام کر رہی ہے اور حضور انور کے مختلف ممالک کے دورہ جات اور پارلیمنٹ میں تقاریر کا بھی ذکر کیا۔

ایک نو مبائع خاتون Sister Guida نے اسلام میں عورتوں کے حقوق اور مقام کے بارہ میں تقریر کی۔ ایک چھوٹی سی تقریر عزیزم تکریم احمد ظفر واقف نو کی بھی تھی جس میں انہوں نے بتایا کہ ایک احمدی بچہ کیسا ہونا چاہئے جو جھوٹ نہیں بولتا، بڑوں کی عزت کرتا ہے اور گالیاں نہیں دیتا وغیرہ۔ اس تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

اس کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے نمائندگان کا باری باری تعارف کرایا اور اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کے لئے دعوت دی۔

کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والے شہر کے بہت معروف پادری Frei Volney Berkenbrock صاحب، روحانیت کے ایک فرقہ سے تعلق رکھنے والے پادری Celso Antonio Ferreira صاحب، ایک جاپانی کمیونٹی Seicho-No-Ie کی نمائندہ Sonia Regina صاحبہ، ایک عیسائی فرقہ Adventist کی نمائندہ Dra. Lucile Karsten صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ سب نے جماعت کی رواداری کو سراہا اور جلسہ پر دعوت دینے کا شکریہ ادا کیا۔

شہر کے ایک کونسلر جناب Sorriso Luizinho صاحب نے بھی جلسہ میں شرکت کی اور خاکسار کو ایک دستاویز بھی پیش کی جس میں ہمسائیوں اور مقامی لوگوں کی مدد کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ اور جلسہ کی سلور جوبلی پر جماعت کو مبارکباد پیش کی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں ایک سپیشل تحفہ پیش کیا گیا۔

مکرم لطیف احمد طاہر صاحب نے اپنی تقریر میں سلور جوبلی جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کے تعارف پر مشتمل بعض باتوں کا ذکر کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کی صداقت کے کئی نشانات بالخصوص امریکی ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کا ذکر کیا۔

اختتامی تقریر میں خاکسار نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ سالانہ برازیل کی مختصر تاریخ کے حوالہ سے بتایا کہ 1994ء میں اس کا آغاز ہوا۔ امسال جلسہ کے مرکزی عنوان کے حوالہ سے بتایا کہ اسلام کی تعلیم صرف زبانی شکر ادا کرنے کی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ عمل بھی ہے جس کا بہترین نمونہ ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

... ...

خاکسار کی برازیل میں خدمت پر مامور ہونے کے ساتھ ہی 1994ء میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کا آغاز ہوا۔ اس سال جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا سلور جوبلی جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ برازیل کی طرف سے خاکسار کو ایک اعزازی سند سے نوازا گیا۔ الحمدللہ۔

خاکسار کی جانب سے بھی اس تاریخی موقع پر تمام نمائندگان کی خدمت میں ایک عاجزانہ تحفہ پیش کیا گیا۔

بعد ازاں مکرم لطیف احمد طاہر صاحب نے مختلف مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والوں اور اس جلسہ سالانہ میں پہلی بار شامل ہونے والے افراد جماعت احمدیہ میں انعامات وتحائف پیش کئے۔ جبکہ ممبرز کے لئے سپیشل بال پن تیار کروائے گئے تھے۔ آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

دعا کے بعد سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

امسال بھی قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کے نسخے اور دیگر لٹریچر کی نمائش لگائی گئی۔

جلسہ کے موقع پر پاکستان سے آئے ہوئے ایک دوست مکرم محمد نواز صاحب کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ الحمدللہ

ایک پادری صاحب نے جو پہلے بھی کافی جلسوں میں آچکے ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ میں یوں لگ رہا تھا جیسے خدا موجود ہو۔ اس جلسہ کی برکت سے جو ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے اسکے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی کامیاب جلسوں کے انعقاد کی توفیق دے۔ آمین۔

☆...☆...☆

زندگی اُس کے نام کر بیٹھے

اسکو مانا سلام کر بیٹھے
اسکو اپنا امام کر بیٹھے
اپنی منزل کو مارنے کے لئے
راہ کا انتظام کر بیٹھے
بادشاہوں سے ہے وہ افضل جو
خود کو اُسکا غلام کر بیٹھے
جو غلامِ غلامِ احمد ہو
آگ خود پر حرام کر بیٹھے
زندگی مل گئی ہے جب سے ہم
زندگی اُس کے نام کر بیٹھے
اپنی نسلوں کی عافیت کے لئے
جو ضروری تھا کام کر بیٹھے
دان لے کر ہی اُس سے جائیں گے
اُس کے دَر پر قیام کر بیٹھے
ہاں محبت ہے تم سے بے حد ہے!
بات ہم دل کی عام کر بیٹھے
کیا دکھائیں گے جا کے مُنہ اپنا
باتوں باتوں میں شام کر بیٹھے
کوئی خوش ہے ظفؔر کوئی نالاں
تم یہ کیسا کلام کر بیٹھے

(مبارک احمد ظفؔر)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 13

کرتے تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ غرباء اور ضرورتمندوں کی ہر ممکن مدد کرنے والے بہت باوفا اور مخلص انسان تھے۔ خدام الاحمدیہ کے دَور میں ناظم اطفال اور محاسب کے علاوہ قائد مجلس باٹاپور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں لاہور کی جماعت بھاں میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر بجالاتے رہے۔

5۔ مکرم محمد ناصر احمد صاحب (طارق گارڈن۔ حلقہ واپڈا ٹاؤن۔ لاہور)

21 جون 2018ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت دعا گو، جماعت کا درد رکھنے والے انتہائی مخلص انسان تھے۔ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔

6۔ مکرم الحاج سید اللہ بخش صاحب (سابق صدر جماعت شموگا۔ کرناٹک)

30/اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے صدر جماعت شموگا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد سے دُور ہونے کے باوجود مسجد پہنچ کر باجماعت نماز ادا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ قرآن مجید کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ مبلغین اور مرکزی نمائندگان سے عزت واحترام کے ساتھ پیش آتے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم سید عبداللہ صاحب بطور زعیم مجلس انصار اللہ شموگا خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

7۔ عزیزہ مناہل احمد۔ واقفۂ نو (ابن مکرم یاور محمود صاحب۔ کینیڈا)

15 ستمبر 2018ء کو وینکوور میں 23 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، حیا دار اور نیک بچی تھیں۔ بیماری کے دوران اپنی پڑھائی اور جماعتی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ تکلیف دہ بیماری میں انتہائی صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بھائی عزیزم حاشر احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ رپورٹ: **حضور انور کا دورۂ امریکہ 2018ء**
...............از صفحہ نمبر 20

لئے محض ایک خواب ہے لیکن آج میرے لئے یہ خواب حقیقت میں بدل گیا۔ حضور انور سے مل کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میری زندگی ہی بدل گئی ہے۔

نداء عاقل صاحبہ جو پانچ سال قبل شادی کر کے پاکستان سے آئی تھیں، کہنے لگیں کہ آج ہماری پہلی ملاقات تھی۔ حضور انور کا پُرنور چہرہ دیکھ دل کی ایک ایسی حالت ہوئی کہ جو کہنا چاہتی تھی وہ بھول گئی۔ بس حضور انور کے چہرہ کو ہی دیکھتی رہی۔ حضور انور میرے نانا جان ماسٹر ولی اللہ خان صاحب کو جانتے تھے۔ دوران ملاقات میری بیٹی کی طرف دیکھ کر حضور انور نے فرمایا کہ یہ دو سال کی ہے؟ عموماً لوگ سمجھتے ہیں کہ بیٹی کی عمر ابھی کم ہے۔ لیکن ہم حضور انور کی اس بات سے حیران ہو گئے کیونکہ آج ہی ہماری بیٹی دو سال کی ہوئی ہے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت میری بیٹی کو دو سال کا ہونے پر دو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ایک افریقن امریکن دوست عبدالودود صاحب نے بیان کیا کہ انہوں نے تین سال قبل خلیفہ وقت کے ہاتھ پر لندن میں بیعت کی تھی۔ آج اپنی فیملی کے ہمراہ ان کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ دوران ملاقات حضور انور سے عرض کیا کہ اگر شادی میں میاں بیوی میں بعض دفعہ ناچاقیاں پیدا ہو جائیں تو ان کو کیسے دور کیا جائے تو اس پر حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی اچھائیوں پر نظر رکھیں اور خامیوں سے صرف نظر کریں تو ناچاقیاں پیدا ہی نہیں ہوتیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت العافیت'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

....

19 اکتوبر 2018ء بروز جمعہ

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد 'بیت العافیت' (فلاڈلفیا) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ دن اس لحاظ سے بھی ایک تاریخی دن ہے کہ امریکہ کے علاقہ فلاڈلفیا کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔ اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ واشنگٹن DC، Harrisburg اور مغربی علاقہ لاس اینجلیز سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ MTA پر Live نشر ہو چکے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد 'بیت العافیت' فلاڈلفیا کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں

مسجد 'بیت العافیت' کا افتتاح

نماز جمعہ میں جماعت فلاڈلفیا کے علاوہ امریکہ کی دوسری مختلف جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں میں ایک تعداد ایسی بھی تھی جو تین سے ساڑھے تین ہزار میل کا سفر طے کر کے آئی تھی۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد چار ہزار سات صد سے زائد تھی۔ آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے بھی انتہائی اہمیت کا حامل دن تھا کہ فلاڈلفیا (Philadelphia) کی اُس سرزمین سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا اور یہاں کی پہلی مسجد ''بیت العافیت'' کا افتتاح ہو رہا تھا جہاں سے امریکہ میں فروری 1920ء میں احمدیت کا آغاز ہوا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ کے حکم پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 15 فروری 1920ء کو فلاڈلفیا کے ساحل پر اُترے تھے تو اُس وقت کی حکومت نے آپ کو قید کر دیا تھا۔ اُس وقت آپ کو قید کئے جانے پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا:

امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ امریکہ میں ایک لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس سرزمین سے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا نہ صرف سارے امریکہ میں بیک وقت گونجی بلکہ اس سرزمین سے لاالٰہ الا اللہ کی صدا کل عالم میں گونجی۔ جہاں سے اس آواز کو روکا گیا تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت العافیت تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ توبہ کی آیت 18 کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر کے مقاصد بیان فرما کر احمدیوں کو ان مقاصد کے حصول اور نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں احمدیت کے امریکہ میں نفوذ کی مختصر تاریخ بھی بیان فرمائی۔ خطبہ کے آخر میں حسب روایت حضور انور نے مسجد ''بیت العافیت'' کے مختلف کوائف بیان فرمائے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن 02 نومبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں خواتین کی مارکیز میں بھی تشریف لائے۔ تعداد زیادہ ہونے کے باعث خواتین کے لئے علیحدہ مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ حضور انور نے تمام خواتین کو السلام علیکم کہا۔ یہاں بھی خواتین حضور انور کی زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ بعد ازاں حضور انور ازراہ شفقت خواتین کی کھانا کھانے والی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

فلاڈلفیا کے میئر اور کانگریس مین کی ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں فلاڈلفیا شہر کے میئر James Kenney صاحب اور کانگرس مین Hon. Dwight Evans صاحب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ میئر نے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی اور کہا کہ بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ معاشرہ میں ہمیں مل جل کر اکٹھا رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری دکھانی چاہئے۔ حضور انور نے میئر کا شکریہ ادا کیا اور دریافت فرمایا کہ آپ کے کام کرنے کا سسٹم کیا ہے اور میئر کتنے عرصہ کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ اس پر میئر نے عرض کیا کہ ان کے تحت 17 کونسلرز ہیں جو اپنے اپنے ایریا میں کام کرتے ہیں اور میئر دو ٹرم کے لئے منتخب ہو سکتا ہے۔ ایک ٹرم چار سال کی ہوتی ہے۔ پہلی ٹرم 2021ء میں ختم ہوگی۔

میئر نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ گوئٹے مالا میں اپنا ہسپتال کھول رہے ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس طرح آپ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔

کانگرس مین Dwight Evans صاحب نے عرض کیا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور آج آپ سے ملاقات اور آپ کے پروگرام میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ موصوف نے کہا کہ میں حکومت کی ایگریکلچر کے بارہ میں کمیٹی کا ممبر ہوں۔ زراعت کی بہت اہمیت ہے۔ ہر کوئی کھانا پینا پسند کرتا ہے اور اس کی ہمیشہ بہت ضرورت رہتی ہے۔ حضور انور نے زراعت کے حوالہ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ نیز سمندر کے ذریعہ ٹریڈ کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ کس طرح ہوتی ہے۔ پورٹ بزنس کیسا ہے۔ اس پر کانگرس مین نے عرض کیا کہ ہمارا یہاں کا ٹریڈ نیویارک کی نسبت چھوٹا ہے۔ ہماری خصوصیت یہ ہے کہ ہم آنے والے جہازوں کو جلدی فارغ کر دیتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ فلاڈلفیا سے کانگرس میں دو کانگرس مین کی نمائندگی ہوتی ہے۔

یہ ملاقات پانچ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق پریس کانفرنس ہوئی۔ جس میں الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا کے درج ذیل صحافی حضرات جرنلسٹ اور نمائندگان شامل ہوئے۔

Religious News Service (RNS)۔ یہ ادارہ 1934ء سے قائم ہے۔ ان کے ایک سینئر صحافی اور ادارہ کی سوشل میڈیا کی مینیجر نے پریس کانفرنس میں شرکت کی۔

CBS 3 Philadelphia TV نیوز چینلز کے معروف رپورٹر نے شرکت کی۔

Metro US Philadelphia فلاڈلفیا کا چوتھا بڑا اخبار ہے۔ اس اخبار کے نیوز ایڈیٹر اور سینئر صحافی نے شرکت کی۔

State Broadcast News۔ (یہ ادارہ آڈیو، ویڈیو اور تصویری صحافت کے لئے مواد تیار کرتا ہے اور دوسرے ادارے اس مواد کو لے کر آگے استعمال کرتے ہیں) اس ادارہ کے فلاڈلفیا اور نیوجرسی کے علاقہ کے ایڈیٹر نے شرکت کی۔

Philadelphia Daily News۔ یہ اخبار فلاڈلفیا کے بڑے اخبارات میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کے کالم نگار نے شرکت کی۔

Philadelphia Ttribune یہ اخبار امریکہ میں شائع ہونے والا سب سے پرانا افریقن امریکن اخبار ہے۔ اس کے نمائندہ نے شرکت کی۔

Freelance Journalists۔ دو فری لانس کام کرنے والے صحافی جن کے مضامین مختلف اخبارات میں شائع ہوتے ہیں، انہوں نے بھی اس پریس کانفرنس میں شرکت کی۔

ایسے مسلمانوں کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب

میں کہ جو اسلام کے نام پر انتہا پسندی پھیلاتے ہیں، حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جو کچھ بھی میں کہتا آیا ہوں وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے اور اسلام لفظ کا مطلب ہی امن ہے۔ پس اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتا تو یہ اُس کا اپنا رویہ ہے اور اُس کا اپنا عمل ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے بارے میں اور اپنی جماعت کے بارے میں کہہ سکتا ہوں۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: پھر آپ لوگوں کا ایسے رویوں پر کیا ردِعمل ہے؟

اس کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات پھیلاتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرسکتے۔ ہم صرف اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ آپ لوگ ہم سے کوئی ایسا رویہ نہیں دیکھیں گے۔ ہم صرف انہیں سمجھانے کی کوشش کرسکتے ہیں اگر وہ سمجھ جائیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات تو صرف محبت، پیار اور امن کا پرچار کرتی ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ فلاڈلفیا کے لوگوں کو اس مسجد اور اس مسجد میں آنے والوں کے حوالہ سے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس حوالہ سے تفصیل سے بات کروں گا۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس علاقہ میں مسجد بنانے کی کیا اہمیت ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جہاں کہیں بھی ہماری جماعت قائم ہے، ہم وہاں مسجد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک مذہبی جماعت کے لئے عبادت کرنے کی جگہ اشد ضروری ہے۔ خوش قسمتی سے ہمیں یہاں پر ایک اچھی جگہ میسر آ گئی ہے۔ اگر ہمیں ڈاؤن ٹاؤن میں بھی جگہ ملتی تو ہم نے وہاں بنا لینی تھی۔ ہم نے اب یہاں فلاڈلفیا شہر کے اندر مسجد بنائی ہے، اس جگہ کا انتخاب کرنے میں کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔ یہاں ہمیں اچھی قیمت پر اچھی زمین مل گئی ہے، اس لئے ہم نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کا انتخاب کیا۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں فلاڈلفیا میں پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ آپ نے کوئی مقامی کھانا کھایا ہے؟

اس کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

میرے لوگوں نے مجھے اس حوالہ سے بتایا ہی نہیں کہ یہاں کوئی خاص مقامی کھانا ہے۔ انہیں چاہئے تھا کہ مجھے بتاتے۔ اگر آپ کوئی خاص چیز تجویز کرتے ہیں تو میں کوشش کروں گا۔ مجھے مختلف کھانے چیک کرنے کا شوق ہے۔

اس پر سوال کرنے والے نے عرض کی کہ میں Cheese Steak تجویز کروں گا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

ایک صحافی نے سوال کیا کہ احمدیہ جماعت کو یہاں امریکہ اور باقی دنیا میں کیا چیلنجز درپیش ہیں؟

اس کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آجکل لوگ اپنے خالق کو بھلاتے جارہے ہیں۔ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ احمدیہ جماعت کے بانی نے فرمایا تھا کہ میں دو اہم مقاصد لیکر آیا ہوں۔ پہلا یہ کہ لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور دوسرا یہ کہ لوگ ایک دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ تو یہاں امریکہ اور باقی دنیا میں ہمارے چیلنجز یہی دونوں مقاصد ہیں۔

سوال کرنے والے نے عرض کی کہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ پیغام ہے کہ ہمیں اکھٹے مل کر رہنا چاہئے۔ مذہب کا معاملہ انسان کے دل کے ساتھ ہوتا ہے اور اسلام اور قرآنِ کریم بڑے واضح انداز میں کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں تو بطور انسان مل جُل کر رہنا چاہئے اور باہمی پیار، محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہئے۔

ایک خاتون صحافی نے سوال کیا کہ آپ امریکہ میں اگلی چند دہائیوں میں احمدیہ مسلم جماعت کی کیا ترقی ہوتی دیکھ رہے ہیں؟

اس حوالہ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو ہمیشہ پُرامید رہتے ہیں۔ مذہبی جماعتوں کی بڑھوتی بہت آہستہ ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ بالآخر ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم بنی نوع انسان کو اپنے خالق کے حقوق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف لیکر جائیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو کوئی بھی عقل رکھنے والا مسترد نہیں کرسکتا تاہم اس پیغام کو ماننے میں لوگوں کیلئے بعض دیگر رکاوٹیں حائل ہیں۔ لیکن یہ پیغام بڑے وسیع پیمانے پر ان معنوں میں تسلیم کیا جاچکا ہے کہ اس پیغام کو سراہا جارہا ہے۔

☆ یہ پریس کانفرنس ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہی۔

آج ''مسجد بیت العافیت'' کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے ملٹی پرپز ہال (multi-purpose hall) میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مختلف جماعتوں سے آنے والے جماعتی عہدیداران کے علاوہ 176 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں درج ذیل احباب شامل تھے:

- فلاڈلفیا کے میئر Hon. James Kenny،
- کانگرس مین Hon. Dwight Evans،
- Mr. Tifaany Chang Lawson (موصوف ایشین پسیفک امریکن افیئرز کے حوالہ سے گورنر ٹام وولف (Tom Wolf) کمیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں)،
- سٹیٹ سینیٹرز Mr. Sharif Street، Pennsylvania،
- Mr. Keven Boyle (ممبر House of Pennsylvania Representatives)،
- سیٹی کونسل مین فلاڈلفیا Mr. Al Taubenberger،
- سیٹی کونسل وومین فلاڈلفیا Mrs. Jannie Blackwell،
- کونسل مین Mr. Curtis Jones،
- کونسل وومین Mrs. Maria Quiones Sanchez،
- کونسل مین Mr. Derek Green،
- پروفیسر Istvan Varkonyi (Phd) موصوف پریذیڈنٹ آف ٹمپل یونیورسٹی کے نمائندہ کے طور پر آئے تھے۔
- پروفیسر Heidi Grunwald (Phd) Co-Director ٹمپل یونیورسٹی سنٹر فار پبلک ہیلتھ لاء ریسرچ،
- Mr. Brian Goedde کالج پروفیسر، کمیونٹی کالج فلاڈلفیا،
- Judge Harry Schwartz،
- Pastor Dr. Reverend John L. Payne

علاوہ ازیں ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء، جرنلسٹ، میڈیا کے نمائندے، تھنک ٹینک، سیکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

(..................جاری ہے)

بقیہ رپورٹ: **حضورانور کا دورۂ بیلجئم 2018ء**
................از صفحہ نمبر 4

مارکی میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 21 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان محمد طاہر، خواجہ ذیشان طارق، حمزہ بن سعد، افراز خان، طاہر احمد، فاتح خالق، مدبر احمد، سفیر احمد، دانیال احمد، ذیشان احمد، سلمان خلیل۔

عزیزات فریحہ قدوس، ہبہ عاطف، رمیہ نورم بارعہ تحسین، سبیکہ احمد، عیشا احمد، نایاب شکور، رخسار بشیر، درِّمکنون، Taiwel احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

..........................(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

بقیہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ کی مصروفیات از صفحہ 1

میں نمازِ ظہر سے قبل مکرم رانا محمد نواز صاحب ابن مکرم جہان خان صاحب (تھارنٹن ہیتھ یو کے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان کو شرف ملاقات بخشا۔ نیز 6 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

ملاقات حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے پانچ روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات و دیگر احباب نے حضورِ انور سے دفتری ملاقات میں ہدایات و رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 86/فیملیز کے علاوہ 63/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 20/ممالک سے تھا جن میں نائیجیریا، سیرالیون، جرمنی، کینیڈا، پاکستان، انڈیا، قرغیزستان، آسٹریلیا، سپین، یوکے، گھانا، امریکہ، جاپان، سوئٹزرلینڈ، ناروے، ڈنمارک، سویڈن کے علاوہ بعض عرب ممالک سے آنے والے احباب شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

اعتذار و تصحیح

❁... الفضل انٹرنیشنل 5/اکتوبر 2018ء کے صفحہ 4 کے پہلے کالم میں ''مُردہ زندہ ہوتا ہے'' کے زیرِ عنوان دوسری سطر میں سال ''جولائی 1984ء'' لکھا گیا ہے۔ درست 1988ء ہے۔ ❁... الفضل انٹرنیشنل 09/نومبر 2018ء کے صفحہ 1 پر حضورِ انور کی 23/اکتوبر کی مصروفیات کی ذیل میں 'ناصر ہسپتال' کی جگہ غلطی سے ''مسجد ناصر' کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی'' لکھا گیا ہے۔ ❁... الفضل انٹرنیشنل 16/نومبر 2018ء کے صفحہ 20 پر ''واشنگٹن سے فلاڈلفیا روانگی'' کی جگہ غلطی سے ''ہیوسٹن سے فلاڈلفیا روانگی'' لکھا گیا ہے۔ ادارہ الفضل انٹرنیشنل ان اغلاط پر معذرت خواہ ہے۔ انٹرنیٹ ایڈیشن میں ان اغلاط کی تصحیح کردی گئی ہے۔ براہِ کرم قارئین نوٹ فرمالیں۔ ☆☆☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

نبی کریم ﷺ کا حُسنِ مزاح

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 نومبر 2012ء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ میں سے حُسنِ مزاح اور بے تکلّفی سے متعلق پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کو تلقین فرماتے تھے کہ کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے پیش آنے کی نیکی ہو۔ حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ پر جب وحی آتی یا جب آپؐ وعظ فرماتے تو آپؐ ایک ایسی قوم کے ڈرانے والے معلوم ہوتے جس پر عذاب آنے والا ہو مگر آپؐ کی عمومی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ سب سے زیادہ مسکراتا ہوا حسین چہرہ آپؐ کا ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں ہمیشہ خوش اور ہنستے مسکراتے وقت گزارتے تھے۔

آنحضور ﷺ کی حسّ مزاح بہت لطیف تھی۔ آپؐ صاف ستھرا اور سچا مذاق کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ مَیں مذاق میں بھی جھوٹ نہیں کہتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ بہت مزاح کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سچے مزاح کرنے والے پر ناراض نہیں ہوتا۔

صحابہؓ بیان کرتے تھے کہ نبی کریمؐ ہماری مجلس میں آکر بیٹھ جاتے تھے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم ہنسی خوشی بیٹھے ہوں اور آپؐ نے کوئی مایوسی یا غم والی بات کردی ہو۔ آپؐ ہمارے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے تھے اور خوش ہوتے تھے، لطیفے وغیرہ سنتے اور سناتے تھے۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ کہتے ہیں کہ اصحاب آپؐ کے سامنے اعلیٰ اشعار اور جاہلیت کی دیگر متفرق باتیں بیان کرتے۔ رسولؐ اللہ خاموشی سے اُن کی باتیں سنتے اور بسااوقات تبسّم بھی فرماتے۔

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کی مجالس میں جب ہم دنیاداری کی باتوں کا ذکر کرتے تو آپؐ ہمارے ساتھ اس میں شریک ہوتے۔ جب ہم کھانے وغیرہ کی باتیں کرتے تو اس میں بھی حصّہ لیتے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے جب کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کیسا مذاق فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے مثال دی کہ ایک دفعہ اپنی ایک زوجہ محترمہ کو ایک کپڑا اوڑھا کر فرمایا: اللہ کی حمدوثنا کرو اور دلہنوں کی طرح اپنا دامن گھسیٹ کر چلو۔

حضرت انس بن مالکؓ خادم رسولؐ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ مزاح اور بے تکلفی کی باتیں کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ کبھی پیار سے اپنے خادم انسؓ کو یوں پکارتے کہ ’اے دوکانوں والے ذرا ادھر تو آنا‘۔ اس مزاح میں یہ لطیف فلسفہ بھی پنہاں تھا کہ اطاعت شعار انسؓ رسول اللہؐ کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ لمبے قد کے آدمی کو ’’ذوالیدین‘‘ یعنی لمبے ہاتھوں والا کہہ کر یاد فرمایا۔

ایک دفعہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے سواری کے لئے اونٹنی کی ضرورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس تو اونٹ کا بچہ ہے۔ اُس شخص نے عرض کیا۔ حضورؐ میں اونٹ کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا: اونٹ بھی تو اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ پھر ایک اونٹ اس کے حوالے کردیا۔

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے، جب بھی ہمارا کوئی ساتھی تھک جاتا تو وہ اپنا سامان، تلوار ڈھال یا نیزہ مجھے پکڑا دیتا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سا سامان جمع ہوگیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے، جو یہ سب دیکھ رہے تھے، فرمایا کہ تم واقعی سفینہ (یعنی کشتی) ہو جس نے سب مسافروں کا سامان سنبھال رکھا ہے۔

ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت آنحضور ﷺ سے ملنے آئی۔ آپؐ نے فرمایا: بوڑھی عورتیں تو جنت میں نہ ہوں گی۔ یہ سُن کر وہ رونے لگی تو آپؐ نے فرمایا: تم جوان ہوکر جنت میں جاؤ گی (یعنی وہاں بڑھاپا نہیں ہوگا)۔ اس پر وہ خوش ہوگئی۔ آپؐ نے اپنی بات کی تائید میں سورۃالواقعہ کی آیت بھی تلاوت فرمائی کہ ہم نے جنت کی عورتوں کو نوعمر اور کنواریاں بنایا ہے۔

ابورمشہؓ اپنے والد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ازراہ تعارف ان کے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ حضورؐ کا زور ’یہ‘ پر تھا، انہوں نے اپنی سادگی میں سمجھا کہ پوچھ رہے ہیں واقعی تمہارا ہی بیٹا ہے۔ نہایت سنجیدگی سے کہنے لگے۔ ربّ کعبہ کی قسم یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ حضورؐ معاملہ سمجھ گئے مگر ان کے اصرار پر ازراہ تفنّن فرمایا واقعی پکی بات ہے؟ وہ اس پر اور سنجیدہ ہوکر کہنے لگے: حضورؐ! میں پختہ قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ رسول کریمؐ یہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور ہنستے مسکراتے رہے۔ خصوصاً ابورمشہؓ کے باپ کی قسمیں کھانے کی وجہ سے حضورؐ بہت محظوظ ہوئے، کیونکہ بچے کی شباہت والد سے اتنی ملتی تھی کہ اس کے نسب میں کسی شبہ کا احتمال نہ ہوسکتا تھا۔

آنحضور ﷺ اپنے خادم انسؓ کے ہاں گئے اور ان کے چھوٹے بھائی کو اداس دیکھ کر سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ اُس کی پالتو مَینا مرگئی ہے۔ آپؐ اس کے گھر جاتے تو اُسے محبت سے چھیڑتے اور کنیت سے یاد فرما کر کہتے: اے ابوعمیر (عمیر کے ابّا) تمہاری مَینا کا کیا ہوا؟

حضرت محمود بن ربیعؓ فرماتے تھے کہ میری عمر پانچ سال تھی حضورؐ ہمارے ڈیرے پر تشریف لائے۔ ہمارے کنوئیں سے پانی پیا اور بے تکلّفی سے میرے ساتھ کھیلتے ہوئے ڈول سے پانی کی کُلّی میرے اوپر پھینکی۔

ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا کہ میرے والد مجھے رسول اللہؐ کے پاس لے کر آئے۔ حضورؐ کے دونوں شانوں کے درمیان گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا، کبوتری کے انڈے کے برابر تھا۔ پرانی کتابوں میں اس نشان کو مُہر نبوت کا نام دیا گیا تھا جو آنحضور ﷺ کی شناخت کی ایک جسمانی علامت تھی۔ مَیں نے قمیص میں سے وہ گوشت کا ٹکڑا دیکھا تو اُس سے کھیلنے لگ گیا۔ والد نے مجھے ڈانٹ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بچہ ہے اسے کچھ نہ کہو، کھیلنے دو۔

صحابہ جانتے تھے کہ اگر وہ مزاح کے رنگ میں حضورؐ سے بات کریں گے تو حضور خوش ہوں گے، ناراض نہ ہوں گے۔ عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمے میں تھے، مَیں نے سلام عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا اندر آجاؤ۔ مَیں نے خیمہ کے چھوٹے سائز پر طنز کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا سارے کا سارا ہی آجاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں سارے کے سارے ہی آجاؤ۔

ایک دفعہ حضرت صہیبؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کے سامنے کھجوریں اور روٹی پڑی تھی۔ آپؐ نے صہیبؓ کو بھی دعوتِ طعام دی۔ صہیبؓ روٹی کی بجائے کھجور زیادہ شوق سے کھانے لگے۔ رسول کریمؐ نے ان کی آنکھ میں سوزش دیکھ کر فرمایا کہ تمہاری ایک آنکھ دُکھتی ہے۔ اس میں اشارہ تھا کہ کھجور کھانے میں احتیاط چاہئے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! مَیں صحت مند آنکھ والی طرف سے کھا رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ اس مزاح اور حاضر جوابی سے بہت محظوظ ہوئے۔

حضرت خوات بن جُبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں مَیں نے رسول کریمؐ کے ساتھ پڑاؤ کیا۔ اپنے خیمہ سے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عورتیں ایک طرف بیٹھی باتیں کررہی ہیں۔ مَیں اپنے خیمہ میں واپس آیا اور اپنی ریشمی پوشاک پہن کر ان عورتوں کے قریب آکر بیٹھ گیا۔ دریں اثناء رسول اللہؐ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے۔ مجھے دیکھا تو فرمانے لگے: اے ابوعبداللہ! تم ان عورتوں کے قریب آکر کیوں بیٹھے ہو؟ مَیں نے رسولؐ اللہ کے رُعب سے ڈر کر جلدی میں یہ عذر گھڑ لیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میرا اونٹ آوارہ سا ہے، اسے باندھنے کو رسّی ڈھونڈتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی چادر اوپر لی اور درختوں کے جھنڈ میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر وضو فرما کر واپس آئے تو مجھے چھیڑتے ہوئے فرمانے لگے کہ ’’ابوعبداللہ! تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟‘‘۔ خوّاتؓ دل ہی دل میں سخت نادم ہوئے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے وہاں سے کُوچ کیا تو رسول کریمؐ ہر پڑاؤ پر مجھے دیکھتے ہی فرماتے: ’’السلام علیکم اے ابوعبداللہ! تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟‘‘۔ خیر خدا خدا کرکے مدینہ پہنچے۔ اب مَیں رسول کریمؐ سے آنکھیں بچانے لگا اور رسولؐ اللہ کی مجالس سے بھی کنی کترا جاتا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو ایک روز مَیں نے مسجد میں تنہائی کا وقت تلاش کرکے نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں رسول کریمؐ اپنے گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور آکر نماز پڑھنے لگے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز مختصر سی پڑھی اور انتظار میں بیٹھ رہے۔ میں نے نماز لمبی کردی کہ شاید حضورؐ گھر تشریف لے جائیں۔ آپؐ نے یہ بھانپ کر فرمایا: ’’اے ابوعبداللہ! نماز جتنی مرضی لمبی کرلو، مَیں بھی آج تمہارے سلام پھیرنے سے پہلے نہیں اٹھوں گا‘‘۔ مَیں نے دل میں سوچا کہ خدا کی قسم! اب تو مجھے رسول اللہؐ سے معذرت کرکے بہرحال آپؐ کو راضی کرنا ہوگا۔ جونہی مَیں نے سلام پھیرا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: السلام علیکم، اے ابوعبداللہ! تمہارے اونٹ کی آوارگی اب کیسی ہے؟ مَیں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جب سے مَیں مسلمان ہوا ہوں میرا اونٹ کبھی نہیں بھاگا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ’’اللہ تم پر رحم کرے‘‘۔ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ یہ دعا دی اور اس کے بعد آپؐ نے میرے ساتھ کبھی یہ مذاق نہیں فرمایا۔

حضرت براءؓ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ’’تمہارے پاس اس رستہ سے یمن کا ایک بہترین شخص آئے گا اُس کے چہرہ پر سرداری کے آثار ہیں‘‘۔ چنانچہ 10 ہجری میں وہ شخص بجیلہ قبیلہ کا وفد لے کر آیا اور ہجرت پر آپؐ کی بیعت کی اور آپؐ کے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ وہ جریر بن عبداللہ البجلی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا کرتے ہوئے برکت کے لئے ان پر ہاتھ پھیرا۔

حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی خود بیان کرتے تھے کہ قبول اسلام کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسولؐ اللہ نے مجھے دیکھا ہو اور مسکرائے نہ ہوں۔ اور یہ کہ حضورؐ نے مجھے اپنی چادر بچھا کر اس پر بٹھایا تھا اور صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کیا کرو۔

جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ اس پر رسولؐ اللہ نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور دعا کی۔ جس کے بعد مَیں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 اکتوبر 2012ء میں مکرم طاہر محمود احمد صاحب کی ایک نعت شاملِ اشاعت ہے۔ اس نعتیہ کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

چمن میں ذکرِ محمدؐ سے یوں بہار آئے
کہ جیسے پھولوں پہ شبنم سے پھر نکھار آئے
ہیں آپؐ جن کو ملا ہے مقامِ محمودی
وگرنہ دنیا میں مُرسل تو بے شمار آئے
ستارے بن گئے روحانی آسماں کے تمام
کبھی جو آپؐ کی صحبت میں دن گزار آئے
ہوئے تھے دنیا سے بے دل خدا کو دل دے کر
رہی تھی جان تو وہ بھی خدا پہ وار آئے
درود پڑھنے سے بے چینیوں کے عالَم میں
دلِ حزین و پریشان کو قرار آئے

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اپریل 2012ء میں شامل اشاعت مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی ایک طویل نعت میں سے انتخاب پیش ہے:

مَیں اپنے حوالے سے تیرے لئے کیا لکھوں
دنیا سے الگ ہو لوں تب صلِّ علیٰ لکھوں
لفظوں میں کہاں طاقت، سب ہیچ ہیں ادنیٰ ہیں
اے کاش تری خاطر اک حرفِ رسا لکھوں

وہ جُود و سخا لکھوں وہ فہم و ذکا لکھوں
کردار کی وہ عظمت یا شرم و حیا لکھوں
لکھتی ہی رہوں گی مَیں اِک عمر اگر لکھوں
دنیا نے جو لکھا ہے مَیں اُس سے سِوا لکھوں

مَیں خاکِ کفِ پا ہوں، اِک ادنیٰ سی ہستی ہوں
احکام تیرے سارے سر آنکھوں پہ رکھتی ہوں
ماریں گے بھلا مجھ کو کیا لوگ یہ دیوانے؟
اس نام پہ جیتی ہوں اس نام پہ مرتی ہوں

وہ نُور بھرا چہرہ دِکھلانے کو پھر آ جا
اس دین کی عظمت کو منوانے کو پھر آ جا
اِس دَور کے بدّو ہیں صحراؤں میں بیٹھے ہیں
صدیاں ہوئی روتے ہیں بہلانے کو پھر آ جا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

November 23, 2018 – November 29, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday November 23, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013. Part 2.
02:15	In His Own Words
02:55	Spanish Service
03:30	Seerat-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Masih Ma'ood (as).
03:50	Tarjamatul Quran Class: Qur'anic verses of Surah Maryem, verses 73-99 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on November 18, 1996.
05:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Beacon Of Truth: Rec. December 18, 2016.
08:00	Masjid-e-Aqsa Rabwah
08:55	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013. Part 3.
09:40	In His Own Words
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:55	Tehrik-e-Jadid
14:25	Shotter Shondhane: Recorded on April 1, 2016.
15:35	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the first signs of the day of judgement as stated by the Holy Prophet (saw).
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 121-142.
18:35	Beacon Of Truth [R]
19:35	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East 2013 [R]
20:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:55	In His Own Words
21:35	Friday Sermon [R]
22:50	Tehrik-e-Jadid [R]

Saturday November 24, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:35	Masjid-e-Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East 2013
02:20	In His Own Words
02:55	Beacon Of Truth
03:40	Dars-e-Hadith
04:00	Friday Sermon
05:10	The Life Of Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
05:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Rec. November 23, 2018.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	LIVE Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Braheen-e-Ahmadiyya: an Urdu discussion programme on the book 'Braheen-e-Ahmadiyya' written by the Promised Messiah (as).
15:45	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih II (ra): the second successor of the Promised Messiah (as).
16:00	LIVE Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Tilawat
18:35	Islami Mahino ka Ta'aruf [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Khuddam Ijtema UK Concluding Address: Recorded on September 27, 2009.
21:00	International Jama'at News
21:50	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
22:30	Friday Sermon
23:40	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)

Sunday November 25, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Khuddam Ijtema UK Concluding Address 2009
02:30	In His Own Words
03:05	Islami Mahino ka Ta'aruf
04:00	Friday Sermon
05:05	Braheen-e-Ahmadiyya
05:40	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on November 24, 2018.
08:35	Roots To Branches
09:00	Jamia Canada Class With Huzoor (aba): Recorded on October 23, 2016.
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 23, 2018.
14:05	Shotter Shondhane: Recorded on April 1, 2016.
15:10	Jamia Canada Class With Huzoor (aba) 2016 [R]
16:55	Islami Mahino ka Ta'aruf
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:05	World News
18:25	Tilawat
18:55	Islamic Jurisprudence
19:30	Islami Mahino ka Ta'aruf [R]
20:05	Jamia Canada Class With Huzoor (aba) 2016 [R]
22:35	Friday Sermon [R]
23:40	Roots To Branches

Monday November 26, 2018

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Jamia Canada Class With Huzoor (aba) 2016
04:00	Friday Sermon
05:00	Islami Mahino ka Ta'aruf
05:35	Roots To Branches
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel
07:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on September 5, 1997.
08:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:25	Malayalam Service: discussion on the Quranic verse - Seal of the Prophets (SAW).
09:00	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013. Part 4.
09:45	In His Own Words
10:00	Tasheez-ul-Azhan
10:25	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on June 15, 2018.
11:55	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 14, 2012.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East 2013 [R]
15:55	In His Own Words [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Stoppa Krisen
19:15	Malayalam Service [R]
19:45	Rishta Nata Ke Masa'il [R]
20:00	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East 2013 [R]
20:45	In His Own Words [R]
21:20	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the first signs of the day of judgement as stated by the Holy Prophet (saw).
22:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday November 27, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East 2013
02:15	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
04:50	Khilafat Jalsa
05:30	Malayalam Service
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: A regular sitting of Arabic speaking friends with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra). Session no. 152. Recorded on April 24, 1996.
08:05	Story Time
08:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat: Recorded on January 31, 2016.
10:05	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 23, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat 2016 [R]
16:10	In His Own Words
16:45	Islamic Jurisprudence: the concept of Veil.
17:20	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on November 24, 2018.
20:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat 2016 [R]
21:25	Shama'il-e-Nabwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (SAW).
22:00	Kasre Saleeb: the signs of the coming of the Promised Messiah (as).
22:45	Liqa Ma'al Arab [R]

Wednesday November 28, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat 2016
02:15	In His Own Words
03:05	Islamic Jurisprudence
03:35	Liqa Ma'al Arab
05:05	Chali Hai Rasm
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel
07:05	Question And Answer Session: Recorded on March 29, 1987.
08:20	Mosha'airah
09:00	Lajna UK Ijtema Concluding Address: Recorded October 4, 2009.
10:05	Roohani Khazaa'in Quiz
10:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Rec. November 23, 2018.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Lajna UK Ijtema Concluding Address 2009 [R]
16:20	Roohani Khazaa'in Quiz [R]
16:40	Mosha'airah [R]
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Horizons D'Islam
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Lajna UK Ijtema Concluding Address 2009 [R]
21:00	In His Own Words
21:35	Mosha'airah [R]
22:25	Question And Answer Session [R]
23:40	Roohani Khazaa'in Quiz [R]

Thursday November 29, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:30	Lajna UK Ijtema Concluding Address 2009
02:30	Roohani Khazaa'in Quiz
02:55	Seminar Seerat un Nabi (SAW)
04:00	Question And Answer Session
05:15	Mosha'airah
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat: advent of Prophets.
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Taha, verses 1-55 by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on November 19, 1996.
08:05	Islamic Jurisprudence
08:40	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
09:00	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013. Part 5.
09:50	In His Own Words
10:30	Seerat Sahabiyat: life of Hazrat Juwairiyah (ra).
11:00	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon: Rec. November 23, 2018.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:00	Friday Sermon [R]
17:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya: the true concept of Khilafat, 'Khalifa is appointed by Allah'.
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Seerat Sahabiyat [R]
19:40	Seerat-e-Ahmad (as) [R]
20:00	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:45	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 23 November 2018 | Issue No. 47

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر 2018ء

☆...پیارے آقا کو اپنے سامنے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے مجسم نور آسمان سے اُتر آیا ہے۔
ملاقات کے یہ مبارک لمحات اتنی جلدی گزر گئے کہ دل چاہتا تھا کہ یہ لمبے ہوجائیں اور ہم زیادہ وقت حضور کے قرب میں گزاریں۔
☆...حضورِانور سے ملاقات کو الفاظ میں ڈھالا نہیں جاسکتا۔حضورِانور سے مل کر یوں احساس ہوتا تھا کہ جیسے حضورِانور ایک شفیق باپ کی طرح اپنے روحانی بچوں سے مل رہے ہیں۔(زندگی میں پہلی دفعہ خلیفۂ وقت سے شرف ملاقات حاصل کرنے والے احمدیوں کے جذبات)

☆...’’جو کچھ بھی میں کہتا آیا ہوں وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے اور اسلام لفظ کا مطلب ہی امن ہے۔پس اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتا تو یہ اُس کا اپنا رویہ ہے اور اُس کا اپنا عمل ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔‘‘
☆...’’احمدیہ جماعت کے بانی نے فرمایا تھا کہ میں دو اہم مقاصد لیکر آیا ہوں۔ پہلا یہ کہ لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور دوسرا یہ کہ لوگ ایک دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔تو یہاں امریکہ اور باقی دنیا میں ہمارے چیلنجز یہی دونوں مقاصد ہیں‘‘۔
☆...’’میاں بیوی ایک دوسرے کی اچھائیوں پر نظر رکھیں اور خامیوں سے صرفِ نظر کریں تو ناچاقیاں پیدا ہی نہیں ہوتیں‘‘۔

فلاڈلفیا میں مسجد ’بیت العافیت‘ کا افتتاح۔فلاڈلفیا شہر کے میئر James Kenney اور کانگریس مین Dwight Evans کی حضورِانور سے ملاقات، میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس، سوالات کے بصیرت افروز جوابات، فیملی ملاقاتیں اور پہلی مرتبہ شرف ملاقات حاصل کرنے والے احمدیوں کے جذبات وتأثرات

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18/اکتوبر 2018ء بروز جمعرات

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ’’مسجد بیت العافیت‘‘ (فلاڈلفیا) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ FAX اور ای میل آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضورِانور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

دو بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’مسجد بیت العافیت‘‘ تشریف لا کر نمازِظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔آج شام فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ چھ بجے حضورِانور اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا آغاز ہوا۔آج شام کے اس سیشن میں 58 فیملیز اور 12 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح آج مجموعی طور پر 292 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی افراد نے حضورِانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضورِانور نے ازراہِ شفقت زیرتعلیم طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج فلاڈلفیا کی جماعت کے علاوہ بوسٹن (Boston)، روچسٹر (Rochester) اور ولنگبرو (Willingboro) کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے بھی شرف ملاقات پایا۔ان جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز تین صد میل سے زائد کا فاصلہ پانچ چھ گھنٹوں میں طے کرکے پہنچے تھے۔ان کے علاوہ لائبیریا سے آنے والے ایک دوست نے بھی حضورانور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے ہجرت کرکے یہاں آئے تھے اور اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل رہے تھے۔ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں جو چند لمحے گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت وسکون میں بدل گئیں۔

ایک نوجوان ذیشان طارق صاحب نے بتایا کہ مَیں دو سال قبل پاکستان سے ہجرت کرکے فلاڈلفیا امریکہ آیا تھا۔میری پہلے کبھی بھی خلیفہ وقت سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ملاقات سے قبل ایک بیتابی اور گھبراہٹ تھی۔ جونہی میں حضورِانور کے دفتر میں داخل ہوا تو حضورِانور کے نورانی چہرہ پر نظر پڑتے ہی سب بے چینی اور گھبراہٹ دور ہوگئی اور مجھے ایک سکون مل گیا۔

ایک خاتون روبینہ صاحبہ جو اپنے بچوں کے ہمراہ تھیں، کہنے لگیں کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ملاقات کا حال بیان کروں۔ پیارے آقا کو اپنے سامنے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے مجسم نور آسمان سے اُتر آیا ہے۔ ملاقات کے یہ مبارک لمحات اتنی جلدی گزر گئے کہ دل چاہتا تھا کہ یہ لمبے ہوجائیں اور ہم زیادہ وقت حضور کے قرب میں گزاریں۔

ایک نوجوان داؤد احمد بٹ صاحب جو چار ماہ قبل پاکستان سے فلاڈلفیا پہنچے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی میں حضورِانور کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ پاکستان میں یہی سوچا کرتا تھا کہ شاید زندگی میں کبھی خلیفہ وقت سے مل نہ سکوں گا لیکن آج جب میں نے حضورِانور کو دیکھا تو یوں لگا کہ کھلی آنکھوں سے ایک خواب دیکھ رہا ہوں۔حضورِانور نے مجھے ایک قلم بھی عطا فرمایا۔

ایک دوست محمد اسلم صاحب جو دو سال قبل پاکستان سے ہجرت کرکے فلاڈلفیا امریکہ پہنچے ہیں اپنی فیملی کے ساتھ حضورِانور سے ملے۔ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے لئے الفاظ نہیں پاتا کہ اُس نے ہمیں ہماری زندگی میں یہ مبارک دن دکھایا اور ہمیں حضور کا دیدار اور قرب نصیب ہوا۔

ایک چوبیس سالہ نوجوان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگا کہ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کرسکوں کہ میں نے آج کیا پایا۔میرا ایک خواب تھا جو آج اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پورا کردیا۔

عمر شریف صاحب ایک افریقن امریکن احمدی ہیں۔موصوف چار سال قبل سُنی مکتبہ فکر سے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضورِانور سے ملاقات کو الفاظ میں ڈھالا نہیں جاسکتا۔حضورِانور سے مل کر یوں احساس ہوتا تھا کہ جیسے حضورِانور ایک شفیق باپ کی طرح اپنے روحانی بچوں سے مل رہے ہیں۔ ملاقات سے قبل ایک گھبراہٹ تھی لیکن جیسے ہی ہم حضورِانور کے دفتر میں داخل ہوئے اور حضورِانور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو ساری گھبراہٹ اور بے چینی دور ہوگئی۔

ایک دوست نمیر بھٹی صاحب کہنے لگے کہ آج میری فیملی کی پہلی ملاقات تھی۔ جب حضورِانور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو آنکھیں چہرہ سے ہٹتی نہیں تھیں۔ ملاقات سے باہر آکر ان پر کپکپی طاری تھی اور کہنے لگے کہ میرا جسم کانپ رہا ہے۔ان کی اہلیہ جو پاکستان سے آئی تھیں بیان کرنے لگیں کہ خلیفہ وقت سے ملاقات ہم اکثر پاکستانیوں کے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں